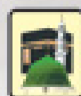
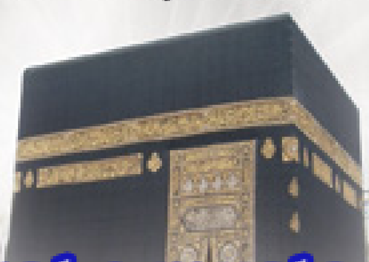
محشر کی سخت گرمی میں عرش الٰہی کا سایہ پانے والے خوش نصیبوں کا بیان





تَمهِيدُ الفَرْش فِى الْخِصَالِ الْمُوْجِبَةِ لِظِلِّ الْعَرْش

ترجمہ بنام

سایۂ عرش کس کس کو ملے گا...؟

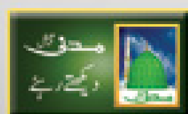
مُصنِّف

امام جلال الدین عبد الرحمٰن بن ابی بکر سیوطی شافعی علیہ رحمۃ اللہ الکافی

المتوفّٰی ۹۱۱ھ

مکتبۃ المدینہ (دعوتِ اسلامی)

SC1286



المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی) شعبہ تراجم

محشر کی سخت گرمی میں عرش الٰہی عَزَّوَجَلَّ کا سایہ پانے والے خوش نصیبوں کا بیان

تَمْهِيْدُ الْفُرُشِ فِى الْخِصَالِ الْمُوْجِبَةِ لِظِلِّ الْعَرْشِ

ترجمہ بنام

سایۂ عرش کس کس کو ملے گا...؟

مُصنِّف

امام جلال الدین عبدالرحمٰن بن ابی بکر سیوطی شافعی علیہ رحمۃ اللہ الکافی

المتوفیٰ ۹۱۱ھ

پیش کش

مجلس المدینۃ العلمیہ (شعبہ تراجمِ کتب)

ناشر

مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی

الصلوۃ والسلام علیک یارسول اللہ وعلیٰ آلک واصحابک یاحبیب اللہ

نام کتاب	:	سایۂ عرش کس کس کو ملے گا؟
ترجمہ	:	تَمْهِيْدُالْفَرْشِ فِى الْخِصَالِ الْمُوْجِبَةِ لِظِلِّ الْعَرْش
مصنف	:	امام جلال الدین سیوطی شافعی علیہ رحمۃ اللہ القوی
پیش کش	:	مجلس المدینۃ العلمیۃ (شعبہ تراجمِ کتب)
سن طباعت	:	محرم الحرام ۱۴۲۹ھ بمطابق فروری 2008ء
ناشر	:	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی

مکتبۃ المدینہ کی مختلف شاخیں

مکتبۃ المدینہ شہید مسجد کھارادر باب المدینہ کراچی

مکتبۃ المدینہ دربار مارکیٹ گنج بخش روڈ مرکز الاولیاء لاہور

مکتبۃ المدینہ اصغر مال روڈ نزد عیدگاہ، راولپنڈی

مکتبۃ المدینہ امین پور بازار، سردار آباد (فیصل آباد)

مکتبۃ المدینہ نزد پیپل والی مسجد اندرون بوہڑ گیٹ مدینۃ الاولیاء ملتان

مکتبۃ المدینہ چھوٹی گھٹّی، حیدر آباد

مکتبۃ المدینہ چوک شہیداں میر پور کشمیر

E.mail:ilmia@dawteislami.net

Ph:4921389-90-91 Ext:1268

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الۡمُرۡسَلِیۡنَ
اَمَّا بَعۡدُ فَاَعُوۡذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡمِ ط بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ط

''سایۂ عرش ہو عطا یارب !'' کے ستَّرہ حُرُوف کی نسبت سے اِس کتاب کو پڑھنے کی 17 نیّتیں

اَز: شیخِ طریقت، امیرِ اَہلسنت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ
مولانا ابو بلال **محمد الیاس** عطار قادری رَضوی دَامَتۡ بَرَکَاتُہُمُ الۡعَالِیَہ

فرمانِ مصطفٰی صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: **نِیَّۃُ الۡمُؤۡمِنِ خَیۡرٌ مِّنۡ عَمَلِہٖ** ٥ مسلمان کی نیّت اس کے عمل سے بہتر ہے۔ (المعجم الکبیر للطبرانی ج٦ ص١٨٥ حدیث٥٩٤٢)

دو مَدَنی پھول: ﴿١﴾ بِغیر اچّھی نیّت کے کسی بھی عملِ خیر کا ثواب نہیں ملتا۔
﴿٢﴾ جتنی اچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

{١} ہر بار حمد و {٢} صلوٰۃ اور {٣} تعوُّذ و ﴿٤﴾ تَسمِیہ سے آغاز کروں گا (اسی صَفْحہ پر اُوپر دی ہوئی دو عَرَبی عبارات پڑھ لینے سے چاروں نیّتوں پر عمل ہو جائے گا) {٥} رِضائے الٰہی عَزَّوَجَلَّ کے لئے اس کتاب کا اوّل تا آخر مطالعہ کروں گا۔ {٦} حتَّی الْوَسْع اِس کا باوُضو اور ﴿٧﴾ قِبلہ رُو مُطالعہ کروں گا {٨} قرآنی آیات اور {٩} اَحادیثِ مبارکہ کی زِیارت کروں گا {١٠} جہاں جہاں ''اللہ'' کا نام پاک آئے گا وہاں عَزَّوَجَلَّ اور {١١} جہاں جہاں ''سرکار'' کا اِسمِ مبارک آئے گا وہاں صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم اور {١٢} جہاں جہاں کسی صحابی کا نام مبارک آئے گا رضی اللہ تعالٰی عنہ پڑھوں گا {١٣} اس کتاب کا مطالعہ شروع کرنے سے پہلے اس کے مؤلف کو ایصال

ثواب کروں گا ﴿14﴾ (اپنے ذاتی نسخے کے) ''یادداشت'' والے صَفْحہ پرضَروری نِکات لکھوں گا {15، 16} اس حدیثِ پاک ''تَھَادَوْا تَحَابُّوْا'' ایک دوسرے کوتحفہ دو آپس میں محبت بڑھے گی'' {مؤطا امام مالک ج۲ص۴۰۷ حدیث ۱۷۳۱} پرعمل کی نیت سے (ایک یاحسبِ توفیق) یہ کتاب خرید کردوسروں کوتحفۃً دوں گا ﴿17﴾ کتابت وغیرہ میں شَرْعی غَلَطی ملی تو ناشرین کوتحریری طورپَر مُطَّلع کروں گا (ناشِرین وغیرہ کو کتابوں کی اَغلاط صِرْف زبانی بتانا خاص مفید نہیں ہوتا)

اچھی اچھی نیّتوں سے متعلق رَہنمائی کیلئے، **امیرِ اہلسنّت** دامت بَرَکاتُہُم العالیہ کا منفرِد سنّتوں بھرا بیان ''**نیّت کا پھل**'' اور نیتوں سے متعلق آپ کے مُرتّب کردہ **کارڈ** یا **پمفلٹ مکتبة المدینہ** کی کسی بھی شاخ سے ھدیّۃً حاصِل فرمائیں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

المدینة العلمیة

از: شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علّامہ
مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی ضیائی دامت برکاتہم العالیہ

الحمد للہ علٰی اِحْسَانِہٖ وَ بِفَضْلِ رَسُوْلِہٖ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم

تبلیغِ قرآن و سنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک ''**دعوتِ اسلامی**'' نیکی کی دعوت، اِحیائے سنّت اور اشاعتِ علمِ شریعت کو دنیا بھر میں عام کرنے کا عزمِ مُصمّم رکھتی ہے، اِن تمام اُمور کو بحسنِ خوبی سر انجام دینے کے لئے متعدّد مجالس کا قیام عمل میں لایا گیا ہے جن میں سے ایک مجلس ''**المدینة العلمیة**'' بھی ہے جو دعوتِ اسلامی کے عُلماء و مُفتیانِ کرام کَثَّرَ ھُمُ اللہُ تعالٰی پر مشتمل ہے، جس نے خالص علمی، تحقیقی اور اشاعتی کام کا بیڑا اُٹھایا ہے۔ اس کے مندرجہ ذیل چھ شعبے ہیں:

(۱) شعبۂ کُتُبِ اعلیٰحضرت رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ (۲) شعبۂ درسی کُتُب
(۳) شعبۂ تراجِم کتب (۴) شعبۂ تفتیشِ کُتُب
(۵) شعبۂ اصلاحی کُتُب (۶) شعبۂ تخریج

''**المدینة العلمیة**'' کی اوّلین ترجیح سرکارِ اعلیٰحضرت اِمامِ اَہلسنّت، عظیم البرکت، عظیمُ المرتبت، پروانۂ شمعِ رِسالت، مُجدِّدِ دین و مِلّت، حامیٔ

سنّت ، ماحیٔ بدعت ، عالمِ شریعت ، پیرِ طریقت ، باعثِ خَیر و بَرَکت ، حضرتِ علاّمہ مولیٰنا الحاج الحافِظ القاری الشّاہ اِمام اَحمد رَضا خان عَلَیہِ رَحمَۃُ الرَّحمٰن کی گِراں مایہ تصانیف کو عصرِ حاضر کے تقاضوں کے مطابق حتَّی الْوَسْع سَہل اُسلُوب میں پیش کرنا ہے۔

تمام اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں اِس عِلمی ، تحقیقی اور اشاعتی مدنی کام میں ہر ممکن تعاون فرمائیں اور مجلس کی طرف سے شائع ہونے والی کُتُب کا خود بھی مطالَعہ فرمائیں اور دوسروں کو بھی اِس کی ترغیب دلائیں۔

اللہ عزوجل ''دعوتِ اسلامی'' کی تمام مجالس بشُمُول ''**المدینۃ العلمیۃ** '' کو دن گیارہویں اور رات بارہویں ترقّی عطا فرمائے اور ہمارے ہر عملِ خیر کو زیورِ اخلاص سے آراستہ فرما کر دونوں جہاں کی بھلائی کا سبب بنائے۔ہمیں زیرِ گنبدِ خضرا شہادت ، جنّت البقیع میں مدفن اور جنّت الفردوس میں جگہ نصیب فرمائے۔

آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلّم



رمضان المبارک ۱۴۲۵ھ

یادداشت

دورانِ مطالعہ ضرورتاً انڈر لائن کیجئے، اشارات لکھ کر صفحہ نمبر نوٹ فرما لیجئے۔ ان شاء اللّٰہ عزوجل علم میں ترقّی ہوگی۔

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان

فہرست

پہلے اسے پڑھ لیجئے!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!

عقلِ انسانی کو حیرت زدہ کردینے والا عرشِ عظیم بھی **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی مخلوقات میں سے ایک مخلوق ہے جو بغیر ستونوں کے قائم ہے اور اس کی قدرت کا عظیم شاہکار ہے۔ اور مخلوقِ خداوندی میں سب سے بڑا ہے جیسا کہ مفسِّرِ قرآن امام ابوعبداللہ محمد بن احمد انصاری قرطبی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: ''عرش، **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی مخلوقات میں سب سے بڑا ہے۔''

(الجامع لاحکام القرآن ،سورۃ الاعراف،تحت الآیۃ ٥٤،ج٤،ص١٥٩)

علامہ راغب اصفہانی لکھتے ہیں: ''**اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے عرش کی حقیقت کو کوئی نہیں جانتا ہم صرف اس کا نام جانتے ہیں۔'' اور اس پر اس حدیث سے استدلال کیا، چنانچہ امام بیہقی اپنی سند کے ساتھ روایت فرماتے ہیں کہ حضرت سیدنا ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے **اللہ** کے محبوب، دانائے غیوب عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کی بارگاہ میں حاضر ہوکر عرض کی: ''یارسول اللہ عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم! آپ پر سب سے عظیم آیت کون سی نازل ہوئی؟'' تو حضور نبیٔ کریم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: ''آیت الکرسی۔'' پھر ارشاد فرمایا: ''اے ابوذر! سات آسمان کرسی کے مقابلہ میں ایک انگوٹھی کی طرح ہیں جو کسی جنگلی زمین میں پڑی ہو اور عرش کی کرسی پر فضیلت اس طرح ہے جیسے جنگلی زمین کی فضیلت اس انگوٹھی پر ہے۔''

(الاسماء والصفات للبیھقی، مصنف ابن ابی شیبہ بحوالہ مفردات الفاظ القرآن،ص٥٥٨)

اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنے مطیع وفرماں بردار خاص بندوں کو اپنے عظیم عرش کے سائے میں جگہ عطا فرمائے گا جس دن اس کے علاوہ کوئی سایہ نہ ہوگا۔ انسان دنیا میں اپنے اہل وعیال کی خاطر دکھ درد اور تکالیف برداشت کرتا ہے ان کے لئے بڑے بڑے گناہ کرنے سے بھی دریغ نہیں کرتا مگر قیامت کے دن ''نفسی نفسی'' کا عالم ہوگا اور وہ ان سب سے دور بھاگ رہا ہوگا۔ جیسا کہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے:

یَوْمَ یَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ اَخِیْهِ ۝ وَاُمِّهٖ وَاَبِیْهِ ۝ وَصَاحِبَتِهٖ وَبَنِیْهِ ۝

ترجمۂ کنز الایمان: اس دن آدمی بھاگے گا اپنے بھائی اور ماں اور باپ اور جورو اور بیٹوں سے۔

(پ ۳۰، عبس: ۳٤ تا ۳٦)

نیز اس وقت کیا حال ہوگا جب سورج ایک یا دو کمان کے فاصلے پر رہ کر آگ برسا رہا ہوگا ہر ایک پسینے سے شرابور ہو رہا ہوگا، عرش الٰہی عَزَّوَجَلَّ کے سائے کے علاوہ کوئی سایہ نہ ہوگا ہر ایک سائے کی تلاش میں مارا مارا پھرتا ہوگا مگر عرش کا سایہ تو انہی خوش نصیبوں کو ملے گا جنہوں نے دنیا میں اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کو راضی کیا ہوگا، اپنے دنیوی سکون کو قربان کر کے رب کریم عَزَّوَجَلَّ کی رضا وخوشنودی چاہی ہوگی۔

زیرِ نظر رسالہ ''**تَمْهِیْدُ الْفَرْشِ فِی الْخِصَالِ الْمُوْجِبَةِ لِظِلِّ الْعَرْشِ**'' (یعنی سایۂ عرش کا مستحق بنانے والے اعمال کے لئے راہ کو ہموار کرنا) میں امام جلال الدین سیوطی علیہ رحمۃ اللہ القوی نے احادیث مبارکہ کی روشنی میں دلائل سے ثابت کیا ہے کہ 70 سے زائد اقسام کے خوش نصیب عرش الٰہی عَزَّوَجَلَّ کا سایہ پائیں گے۔ اسی اہمیت کے پیش نظر تبلیغِ قرآن وسنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک **دعوتِ اسلامی** کی **مجلس المدینۃ العلمیہ** کے ''**شعبہ تراجم کتب**'' نے اس کا اردو ترجمہ، بنام ''**سایۂ عرش کس کس کو ملے گا؟**'' پیش کرنے کی سعادت حاصل کی ہے تاکہ زیادہ سے زیادہ اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں اس سے استفادہ کر سکیں۔

ترجمہ کرتے ہوئے درج ذیل امور کا خیال رکھا گیا ہے:

☆......ترجمہ کے لئے "مکتبة مشکاة الاسلامیة بیروت" کانسخہ استعمال کیا گیا ہے۔

☆......ترجمہ سلیس اور بامحاورہ کیا گیا ہے تاکہ کم پڑھے لکھے اسلامی بھائی بھی اچھی طرح استفادہ کرسکیں۔

☆......آیات کا ترجمہ اِمامِ اہلِ سنت، مجدّدِ دِین وملت الشاہ اِمام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن کے شہرہ آفاق ترجمۂ قرآن **"کنز الایمان"** سے لیا گیا ہے۔

☆......احادیث کی تخریج اصل ماخذ سے کرنے کی کوشش کی گئی ہے اور باقی حوالہ جات میں جو کتب دستیاب ہوسکیں ان سے تخریج کی گئی ہے۔

☆......مشکل الفاظ کے معانی ومطالب بریکٹ میں لکھ دیئے گئے ہیں اور بعض الفاظ پراعراب لگائے گئے ہیں۔

☆......جہاں "اصول حدیث" کی اصطلاحات ہیں ان کی حاشیہ میں وضاحت کردی گئی ہے۔

☆......علاماتِ ترقیم (رُمُوزِ اوقاف) کا خاص خیال رکھا گیا ہے۔

☆......مطالعہ کرنے والے غیر عالم اسلامی بھائیوں کی دلچسپی برقرار رکھنے کے لئے احادیث کریمہ کی اسناد ذکر نہیں کی گئیں۔

الغرض! یہ کتاب آپ تک پہنچانے کے لئے **"دعوتِ اسلامی"** کے مدنی اسلامی بھائیوں نے مسلسل کوشش کی ہے۔ اگر اس ترجمہ میں کوئی خوبیاں ہیں تو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی عطا، **میٹھے میٹھے مصطفٰی** صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلَّم کی عنایتوں اور **علماء کرام** رحمہم اللہ تعالٰی بالخصوص **شیخ طریقت امیرِ اہلسنت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری** مدظلہ العالی کی برکتوں

کا نتیجہ ہے اور اگر اس میں کوئی خامی ہو تو ہماری نادانستہ کوتاہی کی وجہ سے ہے۔

اس کتاب کا مطالعہ کرنے والے اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں سے گزارش ہے کہ اسے نہ صرف خود پڑھیں بلکہ دوسروں کو بھی اس کے پڑھنے کا ذہن دے کر نیکی کی دعوت عام کرنے کا ثواب کمائیں اِنْ شَاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! اس کی برکت سے آپ کو دین و دنیا کی نعمتیں حاصل ہوں گی۔ اللہ عزوجل سے دعا ہے کہ ہمیں **"اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش"** کرنے کے لئے **مدنی اِنعامات** پر عمل اور **مدنی قافلوں** میں سفر کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور دعوت اسلامی کی تمام مجالس بشمول **مجلس المدینة العلمیة** کو دن پچیسویں رات چھبیسویں ترقی عطا فرمائے۔ اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم

شعبہ تراجِم کتب (مجلس المدینة العلمیة)

سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "آدمی کا اپنے والدین کو گالیاں دینا کبیرہ گناہوں میں سے ہے۔" عرض کی گئی: "کیا کوئی شخص اپنے والدین کو بھی گالیاں دے سکتا ہے؟" تو آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: "ہاں! جب آدمی کسی شخص کے والدین کو گالیاں دیتا ہے تو وہ جواب میں اس کے والدین کو گالیاں دیتا ہے۔"

(صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب الکبائر و اکبرھا، الحدیث:۲۶۳، ص۶۹۳)

تعارُفِ مُصنّف

نام ونسب:

لقب: جلال الدین، کنیت: ابوالفضل، نام ونسب: عبدالرحمٰن بن ابوبکر بن محمد بن ابوبکر بن عثمان بن محمد بن خضر بن ایوب بن محمد بن ہمام، اورنسبت: خُضَیُرِی مصری سیوطی شافعی رحمہم اللہ تعالیٰ

ولادتِ باسعادت:

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ۸۴۹ھ ہجری دریائے نیل کے کنارے قدیم قصبہ سُیُوْط میں پیدا ہوئے، اسی نسبت سے آپ کو سیوطی کہا جاتا ہے۔آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ابھی پانچ برس کے تھے کہ والدِ گرامی قدس سرہ السامی انتقال فرما گئے۔

تعلیم وتربیت:

امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ صرف نامور مصنف، بلند پایہ مفسر، محدث، فَقیہ، ادیب، شاعر، مؤرّخ اور ماہر لغت ہی نہ تھے بلکہ اپنے زمانے کے مجدِّد بھی تھے۔آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا حافظہ نہایت قوی تھا، آٹھ برس کی عمر میں قرآن مجید حفظ کرلیا پھر دیگر علوم وفنون کے حصول میں مصروف ہو گئے، علمِ حدیث میں بدرالمحدثین علامہ بدرالدین عینی حنفی علیہ رحمۃ اللہ الغنی، حافظ سخاوی علیہ رحمۃ اللہ الکافی اور دیگر جلیل القدر محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ سے استفادہ کیا۔آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے تصوف اور سلوک کی منازل مشہور صوفی بزرگ شیخ کمال الدین محمد بن محمد مصری شافعی علیہ رحمۃ اللہ الوافی کے زیرِ سایہ طے کیں اور انہی کے

دستِ مبارک سے خرقۂ تصوف پہنا اور خَلقِ خدا کو فیض یاب کیا۔

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو ۸۷۱ھ میں جَامِعَه شَيْخُونِيَه میں شیخ الحدیث کا منصب ملا، اسی جامعہ میں درس وتدریس کے دوران قاضی عیاض رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی کتاب ''اَلشِّفَاءُ بِتَعْرِيْفِ حُقُوْقِ الْمُصْطَفٰى'' آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے حلقہ درس میں مکمل ختم ہوئی۔

تقویٰ و پرہیز گاری:

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تقویٰ وتزکیہ کے اعلیٰ مقام پر فائز تھے، اکثر اوقات یادِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ میں مستغرق رہتے، نمازِ تہجد باقاعدگی سے ادا فرمایا کرتے تھے، اگر کبھی رہ جاتی تو اتنے پریشان ہوتے کہ بیمار پڑ جاتے۔

حضور صلَّی اللہ علیہ وسلَّم نے لقب عطا فرمایا:

علوم حدیث میں آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی ذات سے مسلمانانِ عالم نے بڑا فیض حاصل کیا، علمِ حدیث میں آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی مقبولیت کا یہ عالم تھا کہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو بارگاہِ رسالت صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم سے **شیخ الحدیث** کا لقب عطا ہوا۔ چنانچہ،

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ خود فرماتے ہیں کہ ربیع الاول ۹۰۴ھ جمعرات کی شب میں نے خواب میں دیکھا کہ میں دربارِ رسالت علی صاحبہا الصلوۃ والسلام میں حاضر ہوں، میں نے آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کی بارگاہ میں حدیث پاک کے بارے میں اپنی ایک تالیف کا تذکرہ کرتے ہوئے عرض کی: ''اگر اجازت مرحمت فرمائیں تو اس میں سے کچھ پڑھ کر سناؤں؟'' حضورِ اکرم، رسولِ محتشم، شاہِ بنی آدم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: ''**سناؤ شیخ الحدیث!**'' مجھے آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کا شیخ الحدیث کے

الفاظ سے یاد فرمانا دنیا و مافیہا سے اچھا معلوم ہوا۔'' (جامع الاحادیث، ج۱، ص۱۲)

75 مرتبہ دیدارِ مصطفٰے صلَّی اللہ علیہ وسلَّم:

آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ بہت بڑے عاشقِ رسول صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم تھے، اور اس کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کو 75 مرتبہ حالتِ بیداری میں حضور صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی زیارت نصیب ہوئی۔

تصانیف:

آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کو اپنی ذہانت کی بنا پر دو لاکھ احادیث یاد تھیں۔ علمِ حدیث میں دو سو سے زائد کتابیں تصنیف کیں ۔ آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ جلیل القدر مفسّر بھی تھے ۔ تفسیر بالماثور میں ''الدر المنثور'' اور لغت میں ''جلالین'' آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی قرآن فہمی کا واضح ثبوت ہے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ تصنیف و تالیف کے میدان میں اپنی مثال آپ تھے، کثرتِ تالیفات میں آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کو نہایت بلند مقام حاصل ہے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی تصانیف و تالیفات پانچ سو سے زائد ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی چند مشہور کتابوں کے نام یہ ہیں:

(۱) اَلدُّرُّ الْمَنْثُوْرُ فِی التَّفْسِیْرِ بِالْمَاثُوْر (۲) اَلْاِتْقَانُ فِیْ عُلُوْمِ الْقُرْاٰن (۳) جَمْعُ الْجَوَامِع اَوِ الْجَامِعُ الْکَبِیْر (٤) اَلْجَامِعُ الصَّغِیْر (٥) تَدْرِیْبُ الرَّاوِی فِیْ تَقْرِیْبِ النَّوَوِی (٦) طَبَقَاتُ الْحُفَّاظ (٧) اَللَّآلِئُ الْمَصْنُوْعَۃُ فِی الْاَحَادِیْثِ الْمَوْضُوْعَۃ (٨) قُوْتُ الْمُغْتَذِی عَلٰی جَامِعِ التِّرْمِذِی (٩) تَفْسِیْرُ الْجَلَالَیْن (١٠) لُبَابُ الْمَنْقُوْل فِیْ اَسْبَابِ النُّزُوْل (١١) اَلدُّرَرُ الْکَامِنَۃ فِیْ

اَعیَانِ الْمِئَۃِ الثَّامِنَۃ (۱۲)اَلْحَاوِیُ لِلْفَتَاوٰی.

وفات:

۹۰۶ھ ہجری میں آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنے گھر ''رَوْضَۃُ الْمِقْیَاس ''میں خلوت نشین ہو گئے، آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا دل دُنیا اور اہل دنیا سے اُکتا گیا، ہمہ تن یادِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ میں مشغول رہنے لگے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا وصال ۱۹ جمادی الاولیٰ ۹۱۱ھ میں ہوا۔ اس طرح آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ۶۲ سال کی عمر پائی۔

{اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رحمت ہو..اور..اُن کے صدقے ہماری مغفرت ہو }

اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم

دعوتِ اسلامی کے سنتوں کی تربیت کے مدنی قافلوں میں سفر اور روزانہ فکر مدینہ کے ذریعے مدنی انعامات کا رسالہ پر کر کے ہر مدنی (اسلامی) ماہ کے ابتدائی دس دن کے اندر اندر اپنے یہاں کے (دعوت اسلامی کے) ذمہ دار کو جمع کروانے کا معمول بنالیجئے ان شاء اللہ عزوجل اس کی برکت سے پابند سنت بننے، گناہوں سے نفرت کرنے اور ایمان کی حفاظت کے لئے کڑھنے کا ذہن بنے گا۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡحَمۡدُلِلّٰہِ الۡعَظِیۡمِ الَّذِیۡ لَاظِلَّ اِلَّاظِلَّہٗ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی مُحَمَّدِنِ الَّذِیۡ عَلَامَقَامُہٗ وَرَفَعَ مَحَلُّہٗ

تمام تعریفیں عظمت والے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے لئے ہیں کہ بروزِ قیامت جس کے سایۂ رحمت کے سوا کوئی سایہ نہ ہوگا اور درود وسلام ہو حضرت سیِّدُ نامحمد مصطفٰی صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم پر جن کا مقام بلند اور مرتبہ اونچا ہے۔

اَمَّا بَعۡدُ!

مشہور حدیث پاک میں سات ایسے خوش نصیبوں کا ذکر ہے جنہیں **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اپنے عرشِ عظیم کا سایہ عطا فرمائے گا اور انہی سات خوش نصیبوں کا ذکر شیخ ابو شامہ نے بھی اپنے دو اشعار میں کیا ہے۔

طویل عرصہ مشائخ اس بارے میں بحث وتمحیص کرتے رہے کہ کیا ان سات کے علاوہ کسی آٹھویں شخص کو بھی عرشِ عظیم کا سایہ نصیب ہوگا یا نہیں؟ شیخ الاسلام ابوالفضل امام ابن حجر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ان سات افراد پر ان لوگوں کا اضافہ فرمایا جن کا ذکر احادیث صحاح میں آیا ہے۔ اور ان کو اپنے دو اشعار میں جمع کر دیا پھر مزید تلاش کی تو اَب سات کے بجائے دُگنے (یعنی چودہ) ہوگئے۔ اور ان کو چار اشعار میں جمع کیا ہے۔

(حضرت مصنف علامہ سیوطی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں) ''عرش کا سایہ پانے والوں کے بارے میں میرے پاس ان سے بھی زیادہ احادیث ہیں جو کہ دیگر اعمال وخصائل کے بارے میں ہیں، اور ان سب افراد کا ذکر میں نے اس کتاب میں جمع کر دیا ہے۔ جس میں اس (باب) کے اصول اور بنیادی باتوں کو بیان کیا ہے، صرف

ترغیب ہی نہیں دلائی بلکہ تمام احادیث کے ساتھ ان کے تمام شواہد تصریحاً یا اشارتاً ذکر کر دیئے ہیں اور اس کا نام ''تَمْهِيْدُ الْفَرْشِ فِي الْخِصَالِ الْمُوْجِبَةِ لِظِلِّ الْعَرْشِ (یعنی سایۂ عرش کا مستحق بنانے والے اعمال کے لئے راہ کو ہموار کرنا) رکھا ہے۔ میں اللہ تعالیٰ ہی سے بھلائی کی توفیق اور سیدھے راستہ پر چلنے کا سوال کرتا ہوں۔''

سایۂ عرش پانے والے پہلے سات اشخاص

(۱)......حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ اور حضرت سیِّدُنا ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہما روایت کرتے ہیں کہ حضور نبیٔ پاک، صاحبِ لَولاک، سیّاحِ افلاک صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کا فرمان عالیشان ہے: ''اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ سات اشخاص کو اپنے عرش کے سائے میں جگہ عطا فرمائے گا جس دن اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے عرش کے سائے کے علاوہ کوئی سایہ نہ ہوگا (۱) عادل حکمران (۲) وہ نوجوان جس کی جوانی عبادتِ الٰہی میں گزری (۳) وہ شخص جس کا دل مسجد سے نکلتے وقت مسجد میں لگا رہے حتی کہ واپس لوٹ آئے (۴) وہ دو شخص جو اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے محبت کرتے ہوئے جمع ہوئے اور محبت کرتے ہوئے جدا ہو گئے (۵) وہ شخص جو خلوت میں اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کا ذکر کرتا ہو اور اس کی آنکھوں سے آنسو بہہ نکلیں (۶) وہ شخص جسے کوئی مال و جمال والی عورت گناہ کیلئے بلائے اور وہ کہے کہ ''میں اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرتا ہوں۔'' (۷) وہ شخص جو اس طرح چھپا کر صدقہ دے کہ اس کے بائیں ہاتھ کو خبر نہ ہو کہ دائیں نے کیا صدقہ کیا۔''

(صحیح مسلم، کتاب الزکاۃ، باب فضل اخفاء الصدقۃ، الحدیث ۲۳۸۰، ص ۸۴۰ بتقدمٍ و تاخرٍ)

(۲)......حضرت سیِّدُنا سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: ''سات اشخاص اللّٰہ

عَزَّوَجَلَّ کے عرش کے سایہ میں ہوں گے۔(۱)وہ شخص جوخلوت میں **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کا ذکر کرے اوراس کی آنکھوں سے آنسو بہہ پڑیں (۲)وہ شخص جس نے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی عبادت میں اپنی جوانی گزاری (۳)وہ شخص جس کا دل مسجدوں سے محبت کی وجہ سے انہی میں لگا رہے(۴)وہ شخص جواپنے دائیں ہاتھ سے اس طرح چھپا کر صدقہ کرے کہ بائیں کوخبر نہ ہو(۵)وہ دو شخص جو باہم ملتے ہیں تو ان میں سے ہر ایک دوسرے سے کہتا ہے:''میں تجھ سے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی رضا کے لئے محبت کرتا ہوں۔''اوراسی پرقائم رہیں (۶)وہ شخص جس کے پاس مال وجمال والی کوئی عورت بھیجی گئی جواسے اپنی طرف (گناہ کی) دعوت دے تو وہ کہے:''میں **اللہ** عَزَّوَجَلَّ سے ڈرتا ہوں'' اور(۷)عادل حکمران۔''

(شعب الایمان،فصل فی ادامۃ ذکراللہ ،الحدیث۵۴۹، ج۱،ص۴۰۵)

سایۂ عرش پانے والے چار خوش نصیب:

حضرت سیِّدُنا اَنس بن مالک رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی ہے کہ نبی مُکَرَّم،نُورِ مُجسَّم ، رسولِ اَکرم،شہنشاہِ بنی آدم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلَّم کاارشادخوشبودار ہے:''چار اشخاص **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے عرش کے سائے میں ہوں گےجس دن **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے عرش کے سائے کے علاوہ کوئی سایہ نہ ہوگا۔(۱)وہ جوان جس نے اپنی جوانی **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی عبادت کے لئے وقف کردی۔(۲)وہ شخص جواپنے دائیں ہاتھ سے اس طرح چھپا کر صدقہ کرے کہ بائیں ہاتھ کوخبر نہ ہو(۳)وہ تاجر جوخریدوفروخت میں حق کا معاملہ کرتا ہواور(۴)وہ شخص جولوگوں پر حاکم ہواورمرتے دم تک عدل وانصاف سے کام لے۔''   (الکامل فی ضعفاء الرجال ، ج۸، الحدیث ۲۰۲۴، ص ۴۰۸)

حضرت سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مکتوب:

حضرت سَیِّدُ نا سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سَیِّدُ نا ابوالدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف خط لکھا کہ ''ان صفات کے حامل لوگ عرش کے سائے میں ہوں گے (۱) انصاف کرنے والا حکمران (۲) وہ مالدار جو اپنے دائیں ہاتھ سے اس طرح صدقہ کرے کہ بائیں ہاتھ کو خبر نہ ہو (۳) وہ شخص جس کو حسب ومنصب والی عورت اپنی طرف دعوتِ (گناہ) دے اور وہ کہے کہ ''میں **اللہ** عَزَّوَجَلَّ سے ڈرتا ہوں جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے'' (۴) وہ شخص جس کی نشوونما اس حال میں ہوئی کہ اس کی صحبت، جوانی اور قوت **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی پسند اور رضا والے کاموں میں صرف ہوئی (۵) وہ شخص جس کا دل مساجد سے محبت کی وجہ سے انہی میں لگا رہتا ہے (۶) وہ شخص جس نے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کا ذکر کیا اور اس کے خوف سے اس کی آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے اور (۷) ایسے دو شخص جو باہم ملیں تو ان میں سے ایک دوسرے سے کہے: ''**اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی قسم! میں تم سے رضائے الٰہی عَزَّوَجَلَّ کی خاطر محبت کرتا ہوں۔''

(المصنف لابن ابی شیبة ، کتاب الزھد ، الحدیث ۱۲، ج۸، ص ۱۷۹)

سایۂ عرش پانے والوں کا جُدا جُدا بیان

عادل حکمران پر عرش کا سایہ:

عدل وانصاف سے کام لینے والے بادشاہ کے بارے میں اشارتاً تو بہت سی احادیث مبارکہ ہیں نیز حضرت سیِّدُ نا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی حدیث مروی ہے جو عنقریب آئے گی، یہاں پر ان احادیث مبارکہ کو بیان کیا جاتا ہے جو عادل حکمران

کے بارے میں واضح وصریح ہیں۔ چنانچہ،

(۱)......حضرت سیِّدُ ناعبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبیٔ کریم، رء وف رحیم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کا فرمانِ بشارت نشان ہے: ''انصاف کرنے والے بادشاہ بروزِ قیامت **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے قرب میں عرش کے دائیں جانب نور کے منبروں پر ہوں گے اور یہ وہ ہوں گے جو اپنی رعایا اور اہل وعیال کے درمیان فیصلہ کرتے وقت عدل وانصاف سے کام لیتے تھے۔''

(صحیح مسلم ،کتاب الامارة ،باب فضیلة الامیر العادل... الخ ، الحدیث ۴۷۲۱،ص ۱۰۰۵)

(۲)......نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحرو بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کا فرمان ذیشان ہے: ''عادل حکمران بروزِ قیامت **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کا سب سے زیادہ محبوب اور سب سے زیادہ اس کے قرب میں ہوگا۔''

اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے محبت کرنے والوں کے فضائل:

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا کے لئے آپس میں محبت کرنے والوں کے بارے میں مستقل احادیث مبارکہ بھی مروی ہیں اوران کے علاوہ دیگر بھی ہیں، یہاں پر حضرت سیِّدُ نا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت سیِّدُ نا معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت سیِّدُ نا عرباض بن ساریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت سیِّدُ نا ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی مستقل احادیث مبارکہ بیان کی جاتی ہیں۔ چنانچہ،

(۱)......حضرت سیِّدُ نا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ شہنشاہِ خوش خِصال، پیکرِ حُسن وجمال، دافِعِ رنج ومَلال، رسولِ بے مثال صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم ارشاد فرماتے ہیں کہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ بروزِ قیامت ارشاد فرمائے گا: ''وہ لوگ کہاں ہیں جو صرف میری

عزت وجلال کی وجہ سے باہم محبت رکھتے تھے آج قیامت کے دن جبکہ میرے عرش کے سائے کے علاوہ کوئی سایہ نہیں، میں انہیں اپنے عرش کے سائے میں جگہ دوں گا۔''

(موطاامام مالك، كتاب الشعرباب ماجاء فی المتحابین فی الله،الحدیث ۱۸۲۵،ج۲،ص۴۳۸)

(۲)......حضرت سیِّدُ نا معاذ بن جبل رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی ہے،آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ میں نے سرکارِ والا تَبار، شفیعِ روزِ شُمار، دو عالَم کے مالک ومختار باذنِ پروردگار عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلَّم کو فرماتے ہوئے سنا کہ ''اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے آپس میں محبت کرنے والے نور کے منبروں پر عرش کے سائے میں ہوں گے اس دن کے جب عرش کے سائے کے علاوہ کوئی سایہ نہ ہوگا۔''

(المسند للامام احمد بن حنبل،حدیث معاذ بن جبل،الحدیث ۲۲۱۲۵،ج۸،ص۲۴۶)

(۳)......حضرت سیِّدُ نا عرباض بن ساریہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی ہے کہ تاجدارِ رِسالت، شہنشاہِ نُبوت، مَخْزنِ جودوسخاوت، پیکرِ عظمت وشرافت، مَحبوبِ رَبُّ العزت عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلَّم ارشاد فرماتے ہیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے: ''میرے عزت وجلال کی وجہ سے آپس میں محبت رکھنے والے اس دن میرے عرش کے سایہ میں ہوں گے جس دن میرے عرش کے سایہ کے علاوہ کوئی سایہ نہ ہوگا۔''

(المسند للامام احمد بن حنبل،مسند الشامین،الحدیث ۱۷۱۵۸،ج۶،ص۸۶)

(۴)......حضرت سیِّدُ نا ابودرداء رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی ہے،آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اللہ کے مَحبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیوب عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلَّم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ ''اللہ عَزَّوَجَلَّ کی خاطر آپس میں محبت کرنے والے نور کے منبروں پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کے عرش کے سائے میں ہوں گے جس دن اس

کے سائے کے علاوہ کوئی سایہ نہ ہوگا۔ تمام لوگ اس دن خوفزدہ ہوں گے لیکن ان پر کوئی خوف نہ ہوگا۔'' (المعجم الاوسط ، من اسمه احمد الحدیث ۱۳۲۸ ،ج ۱،ص ۳۶٤)

باہم محبت کرنے والوں پر عرش کا سایہ:

یہاں پر وہ احادیث مبارکہ بیان کی جاتی ہیں جن میں عرش کا سایہ پانے والوں کا اشارتاً ذکر موجود ہے۔

(۱)......حضرت سیِّدُنا ابو مالک اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حُسنِ اَخلاق کے پیکر، نبیوں کے تاجور، مَحبوبِ رَبِّ اَکبر عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: ''بے شک **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے ایسے بندے بھی ہیں جو نہ انبیاء علیھم السلام ہیں اور نہ شہداء لیکن انبیاء کرام علیھم السلام اور شہدائے عظام ان کے مقام ومرتبہ اور **اللہ** عَزَّوَجَلَّ سے ان کے قرب پر رشک کریں گے۔'' ایک اعرابی نے عرض کی: ''یارسول اللہ عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم! یہ کون لوگ ہوں گے؟'' حضور نبی کریم، رءُوف رحیم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: ''یہ مختلف شہروں کے لوگ ہوں گے ان کے درمیان کوئی خونی رشتہ نہ ہوگا مگر وہ ایک دوسرے سے صرف رضائے الٰہی عَزَّوَجَلَّ کی خاطر محبت کرتے اور تعلق رکھتے ہوں گے۔ بروزِ قیامت **اللہ** عَزَّوَجَلَّ ان کے لئے اپنے (عرش کے) سامنے نور کے منبر رکھنے کا حکم فرمائے گا۔ اور ان کا حساب بھی اُنہی منبروں پر فرمائے گا۔ لوگ تو خوفزدہ ہوں گے لیکن وہ بے خوف ہوں گے۔''

(المعجم الکبیر، الحدیث ۳٤۳۳، ج۳، ص ۲۹۰ بتغیر)

(۲)......حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب سینہ، باعثِ نُزولِ سکینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: ''**اللہ** عَزَّوَجَلَّ

کے بعض مقرب بندے قیامت کے دن عرش کے دائیں جانب بیٹھے ہوں گے اور عرشِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ کی دونوں جانبیں سیدھی ہی ہیں۔ وہ بندے نور کے منبروں پر ہوں گے اوران کے چہرے نورانی ہوں گے وہ نہ تو انبیاء علیہم السلام ہوں گے نہ شہداء اور نہ ہی صدیقین۔'' عرض کی گئی: ''یارسول اللہ عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم! وہ کون لوگ ہوں گے؟'' نبی کریم، رء وف رحیم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: ''وہ لوگ جو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے لئے آپس میں محبت کرتے ہیں۔''

(المرجع السابق،الحدیث ١٢٦٨٦،ج١٢،ص١٠٤)

(۳)......حضرت سیِّدُنا ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ **اللہ** کے پیارے حبیب، حبیبِ لبیب عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: ''بے شک **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے بعض بندے ایسے ہیں کہ وہ انہیں قیامت کے دن نور کے منبروں پر بٹھائے گا، نور ان کے چہروں کو چھپالے گا حتّٰی کہ لوگ حساب سے فارغ ہو جائیں گے۔''

(المرجع السابق،الحدیث٧٥٢٧،ج٨، ص ١١٢)

(۴)......حضرت سیِّدُنا ابوایوب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبیٔ پاک، صاحبِ لَولاک، سیّاحِ اَفلاک صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: ''**اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی خاطر آپس میں محبت رکھنے والے قیامت کے دن عرش کے اردگرد یاقوت کی کرسیوں پر ہوں گے۔'' (المرجع السابق،الحدیث٣٩٧٣،ج٤،ص١٥٠)

(۵)......حضرت سیِّدُنا ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبیٔ مُکَرَّم، نُورِ مُجسَّم، رسولِ اَکرم، شہنشاہِ بنی آدم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کا فرمانِ معظم ہے: ''**اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے لئے آپس میں محبت رکھنے والے دو بندوں کے لئے کرسیاں رکھی

جائیں گی جن پر ان کو بٹھایا جائے گا یہاں تک کہ (لوگوں کا) حساب وکتاب ہو جائے۔''

(الجامع الصغیر، الحدیث ۷۸۶۸، ص ۴۸۱)

(۶)......حضرت سیِّدُنا معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دوجہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحرو بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: ''کچھ بندے ایسے ہیں جو نہ تو انبیاء ہیں اور نہ شہداء لیکن بروز قیامت ان کے لئے نور کے منبر بچھائے جائیں گے اور وہ ''اَلْفَزَعُ الْاَکْبَر'' (یعنی بڑی گھبراہٹ) سے امن میں ہوں گے۔'' ایک شخص نے عرض کی: ''یارسول اللہ عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم! وہ کون لوگ ہوں گے؟'' رحمتِ عالم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: ''قبائل کے وہ غریب الوطن لوگ جو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی رضا کی خاطر باہم محبت کرتے ہیں۔''

(المعجم الکبیر، الحدیث:۳۵۸، ج ۲۰، ص ۱۶۸)

خوفِ خدا عَزَّوَجَلَّ کے سبب دعوتِ گناہ ترک کرنے والے کی حدیث جو حضرت سیِّدُنا ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے وہ آگے آئے گی۔

صدقہ کرنے والوں پر عرش کا سایہ:

(۱)......حضرت سیِّدُنا عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سیِّدُ الْمُبَلِّغِیْن، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کا فرمانِ دلنشین ہے: ''بندہ اپنے صدقے کے سائے میں ہو گا یہاں تک کہ لوگوں کا فیصلہ ہو جائے۔'' (المسند للامام احمد بن حنبل، حدیث عقبۃ بن عامر الجھنی، الحدیث ۱۷۳۳۵، ج ۶ ص ۱۲۶ مفھوماً)

(۲)......حضرت سیِّدُنا عبدالرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ شہنشاہِ خوش خِصال، پیکرِ حُسن وجمال، دافِعِ رنج ومَلال، صاحب

جُو دونوال، رسولِ بے مثال، بی بی آمنہ کے لال صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم ورضی اللہ تعالیٰ عنہا ہمارے پاس تشریف لائے اور ارشاد فرمایا: ''میں نے گذشتہ رات ایک عجیب خواب دیکھا ہے۔'' (اس حدیث میں یہ بھی ہے) ''میں نے اپنی امت کے ایک شخص کو دیکھا وہ اپنے چہرے کو آگ کے شعلوں سے بچانے کی کوشش کررہا تھا پس اس کا صدقہ آیا اور اس کے سر پر سایہ اور چہرے کے لئے ستر (یعنی رکاوٹ) بن گیا۔''

(مجمع الزوائد ، کتاب التعبیر ،الحدیث ۱۱۷۴۶، ج۷، ص ۳۷۱)

حضرت مصنف (علامہ جلال الدین سیوطی شافعی علیہ رحمۃ اللہ القوی) فرماتے ہیں کہ ''**اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے عرش کا سایہ پانے والوں کے متعلق مجھے حضرت ابو اسحاق نے حضرت ابوالہدی بن ابوشامہ رحمہم اللہ تعالیٰ کے حوالے سے خبر دی، حضرت ابوالہدی رحمۃ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ''میرے والد حضرت ابوشامہ رحمۃ اللہ تعالیٰ نے یہ اشعار کہے:

وَقَالَ النَّبِیُّ الْمُصْطَفٰی اِنَّ سَبْعَةً   یُظِلُّهُمُ اللّٰهُ الْعَظِیْمُ بِظِلِّهِ

مُحِبٌّ عَفِیْفٌ نَاشِئٌ مُتَصَدِّقٌ   وَبَاكٍ مُصَلٍّ وَالْاِمَامُ بِعَدْلِهِ

ترجمہ :(۱)......رسولِ مجتبیٰ، نبی مصطفیٰ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: ''بے شک سات قسم کے افراد کو **اللہ** تبارک وتعالیٰ اپنے عرش کے سائے میں جگہ عطا فرمائے گا۔

(۲)......۱ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے لئے محبت کرنے والا، ۲ پاکدامن شخص (یعنی جو خوفِ خدا عَزَّوَجَلَّ کے باعث دعوتِ گناہ چھوڑ دے)، ۳ وہ نوجوان جو عبادتِ الٰہی میں پروان چڑھا ہو، ۴ چھپا کر صدقہ کرنے والا، ۵ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کا ذکر کرتے ہوئے رونے ولا، ۶ نماز پڑھنے والا اور ۷ عادل حکمران۔''

سایۂ عرش پانے والے دیگر سات اشخاص

یہاں پر ماقبل میں بیان کردہ سایۂ عرش پانے والے اشخاص کے علاوہ دیگر سات افراد کے بارے میں شیخ الاسلام امام ابن حجر علیہ رحمۃ اللہ الاکبر کی بیان کردہ چار احادیث مبارکہ بیان کی جاتی ہیں۔

پہلی حدیث پاک

تنگدست مقروض کومہلت دینے کی فضیلت:

حضرت سیِّدُ نا اَبُو الْیُسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ والا تبار، ہم بے کسوں کے مددگار، شفیعِ روزِ شُمار، دوعالَم کے مالک ومختار، حبیبِ پروردگار عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کا فرمانِ خوشگوار ہے: ''جس نے کسی تنگدست مقروض کو مہلت دی یا اس کا (کچھ حصہ) قرض معاف کردیا، **اللہ** تبارک وتعالیٰ اس کو اپنے عرش کے سائے میں جگہ عطا فرمائے گا اس دن جب عرش کے سائے کے علاوہ کوئی سایہ نہ گا۔''

(جامع الترمذی، کتاب البیوع، باب ماجاء فی انظار......الخ، الحدیث ۱۳۰۶، ص۱۷۸۳)

امام طبرانی علیہ رحمۃ اللہ الوالی نے ''المعجم الکبیر'' میں یہ حدیث پاک ان الفاظ کے ساتھ روایت فرمائی ہے کہ ''بے شک قیامت کے دن سب سے پہلے لوگوں میں عرش کا سایہ اس شخص کو نصیب ہوگا جس نے کسی قرضدار کو مہلت دی یا اس پر قرض کو صدقہ کردیا۔''

(المعجم الکبیر، الحدیث ۳۷۷، ج۱۹، ص ۱۶۷)

حدیثِ پاک کی شرح:

اس حدیث پاک سے معلوم ہوا کہ سب سے پہلے اس شخص (یعنی جس نے قرض

دار کو مہلت دی یا قرض معاف کر دیا) کوعرش کا سایہ ملے گا۔اسی مضمون کی احادیث مبارکہ حضرت سیِّدُ نا ابوقتادہ، حضرت سیِّدُ نا ابو ہریرہ، حضرت سیِّدُ نا عثمان، حضرت سیِّدُ نا شداد بن اوس، حضرت سیِّدُ نا کعب بن مالک، حضرت سیِّدَتُنا عائشہ، حضرت سیِّدُ نا ابودرداء اور حضرت سیِّدُ نا اسعد بن زرارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین سے بھی مروی ہیں۔ چنانچہ،

حدیثِ سیِّدُ نا ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ:

حضرت سیِّدُ نا ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے تاجدارِ رِسالت، شہنشاہِ نُبوت، مَخزنِ جودوسخاوت، پیکرِ عظمت وشرافت، مَحبوبِ رَبُّ العزت عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کو فرماتے ہوئے سنا: ''جس نے کسی قرضدار کو مہلت دی یا اس کا قرض معاف کر دیا تو قیامت کے دن وہ عرش کے سائے میں ہوگا۔''

(مسند احمد حنبل ، حدیث ابی قتادة الانصاری ، الحدیث ۲۲۶۲۲،ج۸، ص ۳۶۷)

حدیثِ سیِّدُ نا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ:

حضرت سیِّدُ نا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے **اللہ** کے مَحبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیوب عَزَّوَجَلَّ و صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: ''جس نے تنگدست کو مہلت دی یا اس کا قرض معاف کر دیا تو **اللہ** تعالیٰ اس دن اسے اپنے عرش کے سائے میں جگہ عطا فرمائے گا جس دن اس کے علاوہ کوئی سایہ نہ ہوگا۔''

(جامع الترمذی ، کتاب البیوع ، باب فی انظار المعسر ......الخ ،الحدیث ۱۳۰۶ ، ص ۱۷۸۳)

حدیثِ سیِّدُ نا عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ:

امیر المؤمنین حضرت سیِّدُ نا عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حُسنِ اَخلاق کے پیکر، نبیوں کے تاجور، مَحبوبِ رَبِّ اَکبر عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلَّم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ''جس دن عرش کے سائے کے علاوہ کوئی سایہ نہ ہوگا اس دن **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اس شخص کو اپنے عرش کے سائے میں جگہ دے گا جس نے قرضدار کو مہلت دی یا قرض کی ادائیگی کے ذمّہ دار کو چھوڑ دیا۔''

(المسند للامام احمد بن حنبل،مسند عثمان بن عفان،الحدیث ٥٣٢،ج١،ص١٥٨)

حدیثِ سیِّدُ نا شداد بن اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہما:

حضرت سیِّدُ نا شداد بن اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، وہ فرماتے ہیں کہ میں نے شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب و سینہ، صاحبِ معطر پسینہ، باعثِ نُزولِ سکینہ، فیض گنجینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلَّم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: ''جس نے کسی تنگدست مقروض کو مہلت دی یا اس پر مالِ قرض کو صدقہ کر دیا، **اللہ** عَزَّوَجَلَّ قیامت کے دن اس کو اپنے عرش کے سائے میں جگہ عطا فرمائے گا۔''

(مجمع الزوائد، کتاب البیوع،باب فی من فرج عن معسر......الخ ،الحدیث ٦٦٧١،ج٤،ص٢٤١)

حدیثِ سیِّدُ نا جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ:

حضرت سیِّدُ نا جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب سینہ، باعثِ نُزولِ سکینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلَّم کا فرمانِ ذیشان ہے: ''جس شخص کو یہ پسند ہو کہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اُسے قیامت کی مشکلات سے نجات عطا فرما کر

اپنے عرش کے سائے میں جگہ دے تو اسے چاہئے کہ وہ تنگدست مقروض کو مہلت دے۔" (المعجم الاوسط، الحدیث ٤٥٩٢، ج٣، ص ٢٨٠)

حدیثِ سیِّدَتُنا عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا:

اُم المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ حضور نبیٔ کریم، رءُوف رحیم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: "جس نے کسی تنگدست قرضدار کو مہلت دی اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن عرش کے سائے میں رکھے گا۔"

(مجمع الزوائد، کتاب البیوع، باب فی من فرج عن معسرا...الخ ،الحدیث ٦٦٧٤، ج٤، ص ٢٤١)

حدیثِ کعب بن عجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ:

حضرت سیِّدُنا کعب بن عجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے حبیب، حبیبِ لبیب عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کا فرمانِ ذیشان ہے: "جس نے کسی تنگدست کو مہلت دی یا اس پر آسانی کی تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے اپنے عرش کے سائے میں جگہ عطا فرمائے گا جس دن اس کے علاوہ کوئی سایہ نہ ہوگا۔"

(المعجم الکبیر ،الحدیث ٢١٤، ج١٩، ص ١٠٦)

حدیثِ ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ:

حضرت سیِّدُنا ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبیٔ پاک، صاحبِ لَوْلاک، سیّاحِ اَفلاک صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کا فرمان عالی وقار ہے: "جس نے کسی تنگدست کو مہلت دی یا اس کا قرض معاف کر دیا اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن

اپنے عرش کے سائے میں رکھے گا۔'' (المجعم الکبیر ، الحدیث ۳۷۲، ج۱۹، ص ۱۶۵)

حدیثِ اسعد بن زرارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ:

حضرت سیِّدُنا اسعد بن زرارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی مُکَرَّم، نُورِ مُجَسَّم، رسولِ اَکرم، شہنشاہِ بنی آدم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کا فرمان ذیشان ہے: ''جسے یہ پسند ہو کہ **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ اسے اپنے عرش کے سائے میں جگہ عطا فرمائے جس دن اس کے سوا کوئی سایہ نہ ہوگا تو اسے چاہئے کہ تنگدست کو مہلت دے یا اس کا قرض معاف کر دے۔''

(الترغیب والترھیب ، کتاب الصدقات ، الحدیث ۱۳۵۸، ج۱، ص ۴۳۱)

دوسری حدیثِ پاک

مجاہدین کی مدد کرنے پر انعام:

حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن سہل بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہما اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: ''جس نے راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ کے مجاہد یا تنگدست مقروض یا مکاتب غلام[1] کی آزادی میں اس کی مدد کی، **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ اسے اپنے

---

[1]: صدرالشریعہ، بدرالطریقہ مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی مکاتب غلام کے بارے میں فرماتے ہیں: ''آقا اپنے غلام سے مال کی ایک مقدار مقرر کر کے یہ کہہ دے کہ اتنا ادا کر دے تو آزاد ہے اور غلام اسے قبول بھی کرلے اب یہ مکاتب ہو گیا جب کُل ادا کر دے گا آزاد ہو جائے گا اور جب تک اس میں سے کچھ بھی باقی ہے غلام ہی ہے۔'' (بہارِ شریعت، ج۱، حصہ ۹، ص۹)

عرش کے سائے میں جگہ عطا فرمائے گا جس دن اس کے علاوہ کوئی سایہ نہ ہوگا۔''

(المسند للامام احمد بن حنبل،حديث رجل يسمى طلحة و نعيم بن مسعود، الحديث ١٥٩٨٧،ج٥، ص٤١٣)

تیسری حدیثِ پاک

غازی کے سر پر سایہ کرنے کی فضیلت:

امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ سیِّدُ المبلغین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: ''جو کسی غازی کے سر پر سایہ کرے گا **اللہ** عَزَّوَجَلَّ قیامت کے دن اسے اپنے عرش کے سائے میں رکھے گا۔''

(المسند للامام احمد بن حنبل ، الحديث ١٢٦،ج١ ، ص ٥٣)

چوتھی حدیثِ پاک

اپنی قوم کی حمایت میں تلوار اٹھانا:

حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ شہنشاہِ خوش خِصال، پیکرِ حُسن و جمال، دافِعِ رنج و مَلال، صاحبِ جُود و نوال صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: ''سات افراد **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے عرش کے سائے میں ہوں گے جس دن اس کے علاوہ کوئی سایہ نہ ہوگا (۱) وہ شخص جو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کا ذکر کرے اور اس کی آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے (۲) وہ شخص جس کا دل مساجد سے شدید محبت کے سبب انہی میں لگا رہے (۳) وہ شخص جو کسی بندے سے محض **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی خاطر محبت رکھتا

ہے(۴)وہ حکمران جو اپنی رعایا میں عدل و انصاف کرتا ہے(۵)وہ شخص جو اپنے دائیں ہاتھ سے اس طرح صدقہ کرے کہ بائیں ہاتھ کو خبر نہ ہو(۶)وہ شخص جس پر کوئی مال و جمال والی عورت خود کو گناہ کے لئے پیش کرے لیکن وہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے جلال کی وجہ سے باز رہے اور(۷)وہ شخص جو اپنی قوم کے ساتھ کسی جنگ میں شریک ہو، پس جب دشمن سے سامنا ہو اور وہ کھل کر جنگ شروع کر دیں تو وہ شخص اپنی قوم کی حمایت میں تلوار اٹھالے حتی کہ وہ اور اس کی قوم فتح پا جائے یا وہ شہید ہو جائے۔''

(الجامع الصغیر ، الحدیث ٤٦٤٦،ص ٢٨٥)

تنبیہ: شیخ الاسلام حضرت سیِّدُنا امام ابن حجر علیہ رحمۃ اللہ الاکبر فرماتے ہیں کہ ''یہ حدیث حسن اور غریب ہے بالخصوص ساتویں صفت کے اعتبار سے غرابت بہت زیادہ ہے۔اور اس خصلت کے ساتھ مذکورہ احادیث میں موجود سات خصلتوں کا بیان مکمل ہوا۔

ساتویں خصلت کے متعلق احادیثِ مبارکہ

(۱)......حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ والا تَبار، ہم بے کسوں کے مددگار، شفیعِ روزِ شُمار، دوعالَم کے مالک و مختار، حبیبِ پروردگار عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کا فرمانِ ذیشان ہے:''تین افراد کو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ دوست رکھتا ہے، (ان میں سے ایک)وہ شخص جو کسی لشکر میں ہو پس جب دشمن سے مقابلہ ہو تو دشمن شکست کھا جائے اور وہ شخص بھی ڈٹ کر مقابلہ کرے یہاں تک کہ شہید ہو جائے یا فتح پائے۔''

(المستدرک ، کتاب الزکاۃ ، باب الثلاثۃ الذین......الخ،الحدیث ١٥٦٠،ج٢، ص٤٣)

(۲)......حضرت سیِّدُنا ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایک مرفوع حدیث پاک مروی ہے کہ ''تین اشخاص **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے محبوب ہیں اور **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اُن سے خوش ہوتا ہے(ان میں

سے ایک) وہ شخص کہ جب (دشمن کا) گروہ ظاہر ہو تو وہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی خاطر اس سے جہاد کرے۔'' (المستدرك، كتاب الايمان،باب اذا زنى العبد...الخ،الحديث٧٦،ج١،ص١٨٠)

(۳)......حضرت سیِّدُنا ربیعہ بن وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرفوعاً روایت ہے کہ''تین اشخاص کی دُعا رَدْ نہیں ہوتی (ان میں سے ایک) وہ شخص جو کسی لشکر میں ہو اور اس کا ساتھ دینے والے بھاگ جائیں پھر بھی وہ ثابت قدم رہے۔''

(معرفة الصحابه ، باب من اسمه ربيعة بن وقاص ، الحديث ٢٧٩٢،ج٢، ص ٢٩٨)

شیخ الاسلام نے اس بارے میں مزید اشعار کہے ہیں:

وَزِدْ سَبْعَةً:اِظْلَالُ غَازٍ وَعَوْنُهٗ　　وَاِنْظَارُ ذِیْ عُسْرٍ وَتَخْفِیْفُ حِمْلِهٖ

وَحَامِیُ غُزَاةٍ حِیْنَ وَلَّوْا وَعَوْنُ　　ذِیْ غَرَامَةٍ حَقٍّ مَعَ مُکَاتِبِ اَهْلِهٖ

ترجمہ: (۱)......سایۂ عرش پانے والے مزید سات افراد یہ ہیں ۱غازی پر سایہ کرنے والا ۲اس کا مددگار ۳قرضدار کو مہلت دینے والا یا ۴اس کا بوجھ کم کرنے والا۔

(۲)......۵غازیوں کی حمایت کرنے والا جب لوگ پیٹھ پھیر کر بھاگ جائیں ۶تاوان کی ادائیگی میں مستحق کا مددگار اور ۷اپنے مکاتب غلام سے تعاون کرنے والا۔

فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم: ''اَلتَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ کَمَنْ لَاذَنْبَ لَهٗ یعنی گناہ سے توبہ کرنے والا ایسا ہے جیسا کہ اس نے گناہ کیا ہی نہیں۔'' (سنن ابن ماجة،حديث ٤٢٥٠،ص ٢٧٣٥)

سایۂ عرش پانے والے چودہ اشخاص کا بیان

یہاں پر عرش کا سایہ پانے والے ان چودہ اشخاص کا ذکر کیا جاتا ہے جن کو شیخ الاسلام رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے بیان کیا ہے اور ان چودہ اشخاص والی احادیث میں کچھ ضعف ہے۔اور یہ دس احادیث کریمہ ہیں۔

پہلی حدیثِ پاک

بھوکے کو کھانا کھلانے کا صلہ:

حضرت سیّدُنا جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ تاجدارِ رِسالت، شہنشاہِ نُبوت، مَخزنِ جودوسخاوت، پیکرِ عظمت و شرافت، مَحبوبِ رَبُّ العزت، محسنِ انسانیت عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلَّم کا فرمان عالیشان ہے: ''تین خصلتیں جس شخص میں ہوں گی **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اُسے اپنے عرش کا سایہ عطا فرمائے گا، (۱) دشواری کے وقت وضو کرنا (۲) اندھیرے میں مسجدوں کی طرف چلنا اور (۳) بھوکے کو کھانا کھلانا۔''

(الترغيب الترهيب ، كتاب الصدقات ، الحديث ١٤١٧ ،ج١، ص ٤٤٨)

مکارم الاخلاق میں حضرت سیّدُنا جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی سند کے ساتھ مرفوعاً روایت ہے کہ ''جس نے بھوکے کو کھانا کھلایا یہاں تک کہ وہ سیر ہو گیا **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اسے اپنے عرش کے سائے میں جگہ عطا فرمائے گا۔''

(مكارم الاخلاق ، باب فضل اطعام الطعام ،الحديث ١٦٤، ص ٣٧٣)

دوسری حدیثِ پاک

حضرت سیّدُنا اَنس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ **اللہ** کے مَحبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ العُیوب عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلَّم کا فرمانِ ذیشان

ہے: ''سچا تاجر قیامت کے دن عرش کے سائے میں ہوگا۔''

(الترغیب والترھیب ،کتاب البیوع وغیرھا ،الحدیث :۲۷۶۹، ج۲، ص ۳۷۳)

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ کی مرسل احادیث:

(۱)......حضرت سیِّدُ نا قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایک مرسل حدیث مروی ہے،آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: ''ہم یہ حدیث بیان کیا کرتے تھے کہ سچ بولنے والا امانت دار تاجر (سایۂ عرش پانے والے) سات افراد کے ساتھ قیامت کے دن عرش کے سائے میں ہوگا۔''

(تفسیر طبری ، سورۃ النسآء تحت الایۃ (۲۹)یأیھا الذین امنوا لاتا کلوا اموالکم بینکم ......الایۃ،الحدیث ۹۱۴۵،ج٤، ص ۳٤)

(۲)......حضرت سیِّدُ نا قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت سیِّدُ نا سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشادفرمایا: ''سچا امانتدار تاجر قیامت کے دن (سایۂ عرش پانے والے) سات افراد کے ساتھ عرش کے سائے میں ہوگا۔''

(شعب الایمان ، باب فی مقاربۃ وموادۃ اھل الدین،الحدیث ۹۰۲۹،ج٦، ص٤۹٤)

حدیث پاک کے شواھد[1]

''الترغیب و الترھیب'' میں اس حدیث کے شواہد موجود ہیں۔ چنانچہ،

(۱)......حضرت سیّدُ نا ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ''سچا امانت دار

---

[1]: شَـواهِـد یہ جمع ہے شَـاهِـد کی، اصطلاحِ اصولِ حدیث میں اگر دوحدیثیں ایک صحابی سے مروی ہوں تو دوسری کو پہلی کا ''مُتَابِع'' اور اگر دوحدیثیں دوصحابیوں سے مروی ہوں تو دوسری کو پہلی کا ''شَاهِد'' کہتے ہیں، نیز اگر وہ دونوں حدیثیں ''لفظ ومعنیٰ'' میں موافق ہوں تو دوسری کو ''مِثْلُهٗ'' اور اگر صرف ''معنیٰ'' میں موافق ہوں تو دوسری کو ''نَحْوُهٗ'' کہتے ہیں۔''

(مقدمۃ المشکوٰۃالمصابیح للشیخ عبد الحق محدث دھلوی علیہ رحمۃ اللہ القوی،ص٥)

تاجر قیامت کے دن انبیاء علیھم السلام، صدیقین اور شہداء کے ساتھ ہوگا۔''

(جامع الترمذی ، ابواب البیوع ، باب ماجاء فی التجار....الخ،الحدیث۱۲۰۹، ص۱۷۷۲)

(۲)......حضرت سیِّدُنا ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ'' سچا امانت دار مسلمان تاجر قیامت کے دن شہداء کے ساتھ ہوگا۔'' (سنن ابن ماجه،ابواب التجارات، باب الحث علی المکاسب ، الحدیث ۲۱۳۹، ص ۲۶۰۵)

تیسری حدیثِ پاک

ناسمجھ کے ساتھ تعاون کی فضیلت:

حضرت سیِّدُنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ میں نے حُسنِ اَخلاق کے پیکر، نبیوں کے تاجور، مَحبوبِ رَبِّ اَکبر عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: ''**اللہ** عَزَّوَجَلَّ قیامت کے دن اس شخص کو اپنے عرش کے سائے میں جگہ عطا فرمائے گا جس نے تنگدست کو مہلت دی یا کسی ناسمجھ کے ساتھ تعاون کیا۔''

(المعجم الاوسط ،من اسمه محمود ، الحدیث ۷۹۲۰، ج۶، ص ۴۰)

چوتھی حدیثِ پاک

بیوہ و یتیم کی کفالت کا ثواب:

حضرت سیِّدُنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ، صاحبِ معطر پسینہ، باعثِ نُزولِ سکینہ، فیض گنجینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم

کا فرمانِ رحمت نشان ہے: ''جس نے کسی یتیم یا بیوہ[1] کی کفالت کی **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اسے قیامت کے دن اپنے عرش کے سائے میں جگہ عطا فرمائے گا۔''

(المعجم الاوسط ، الحديث ۹۲۹۲، ج٦، ص۴۲۹ ،بدون"يوم القيامة")

حضرت سیِّدُ نا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی ہے کہ سرکارِ مدینہ، قرارِقلب سینہ، باعثِ نُزولِ سکینہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: ''حضرت داؤد علیہ الصلوٰۃ و السلام نے بارگاہِ ربُّ العزت میں عرض کی: ''اے میرے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ! جو بندہ تیری رضا کے لئے کسی بیوہ یا یتیم کی پرورش کرے تو اس کے لئے کیا جزا ہے؟'' **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا: ''میں اسے اپنے عرش کے سائے میں جگہ عطا فرماؤں گا جس دن اس کے علاوہ کوئی سایہ نہ ہوگا۔''

(المسند الفردوس ، الحديث ۴۵۵۹، ج۲،ص۱۴۷ بدون"ارملة")

---

[1]: خیال رہے کہ غیر محرم بیوہ کی کفالت اور اُسے پناہ دینے میں اس بات کی احتیاط ضروری ہے کہ بے پردگی نہ ہو کیونکہ آج کل لوگ منہ بولے باپ، بھائی اور بیٹے وغیرہ بن جاتے ہیں اور خوب بے پردگی ہوتی ہے اور یوں اپنا نامۂ اعمال گناہوں سے سیاہ کرتے رہتے ہیں، چنانچہ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت حضرت علامہ مولینا محمد الیاس عطار قادری رَضوی دام ظلہ منہ بولے رشتوں کے بارے میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں کہ ''اِن (یعنی منہ بولے باپ، بھائی اور بیٹے وغیرہ) سے بھی پردہ ہے کہ کسی کو باپ، بھائی یا منہ بولا بیٹا بنا لینے سے وہ حقیقی باپ، بھائی اور بیٹا نہیں بن جاتا۔ ان سے تو نِکاح بھی دُرُست ہے۔ ہمارے مُعاشَرے میں **منہ بولے رشتوں** کا رَواج عام ہے کوئی مرد کسی کو ''ماں'' بنائے ہوئے ہے، کوئی لڑکی کسی کو ''بھائی'' بنا بیٹھی ہے تو کسی خاتون نے کسی کو ''بیٹا'' بنالیا ہے، کوئی کسی جوان لڑکی کا **مُنہ بولا چچا** ہے تو کوئی **مُنہ بولا باپ** اور پھر بے پردگیوں، بے تکلُّفیوں اور مخلوط دعوتوں کے گناہ و پاپ کا وہ سیلاب ہے کہ **الْاَمان وَ الْحَفِیظ**۔

صِنفِ مُخالِف کے ساتھ منہ بولے رشتے قائم کرنے والوں اور والیوں کو **اللہ** عزوجل سے ڈرتے رہنا چاہئے۔ یقیناً شیطان پہلے سے بول کر وار نہیں کرتا۔ حدیثِ پاک میں آتا ہے، ''دنیا اور عورَتوں سے بچو کیونکہ بنی اسرائیل میں سب سے پہلا فتنہ عورَتوں کی وجہ سے اُٹھا۔'' (صحیح مسلم ص۱۴۶۵ حدیث۲۷۴۲)

صفوان کی مِٹّی کا صحیفہ:

امام عبدالرزاق علیہ رحمۃ اللہ الرزاق نے اپنی جامع میں روایت کی کہ اُمیہ بن صفوان کہتے ہیں کہ ''صفوان کی مٹی میں ایک بندھا ہوا صحیفہ پایا گیا جس میں یہ (لکھا ہوا) تھا کہ حضرت سیِّدُنا ابراہیم خلیل اللہ علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام نے اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں عرض کی: ''اے میرے پروردگار عَزَّوَجَلَّ! جو شخص تیری رضا کے لئے کسی (محتاج) بیوہ کو درست کرے اس کی جزاء کیا ہے؟'' اللہ ربُّ العزت نے ارشاد فرمایا: ''بیوہ کا درست کرنا کیا ہے؟'' آپ علیہ السلام نے عرض کی: ''وہ شخص اُسے پناہ دے۔'' تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا: ''میں اسے اپنے سایۂ رحمت میں جگہ دوں گا اور اسے اپنی جنت میں داخل کروں گا۔''

(المصنف للامام عبدالرزاق، الحدیث ٦٠٧٣، ج٣، ص ٤٩٦)

حدیثِ پاک کے پانچ شواھد

حضرت شیخ الاسلام رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ اس حدیث کے بارے میں ایک عمدہ شاہد ہے جسے امام طبرانی نے ''الدعاء'' میں روایت کیا ہے۔ اور انہوں نے آنے والی دو شاہد احادیث کے علاوہ کوئی شاہد حدیث بیان نہیں کی لیکن مَیں (یعنی حضرت مصنف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) کہتا ہوں کہ اس کے دیگر شواہد بھی موجود ہیں۔ چنانچہ،

(ا)......حضرت سیِّدُنا اَنس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم، رءُوف رحیم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم ارشاد فرماتے ہیں کہ ''اللہ عَزَّوَجَلَّ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ارشاد فرمایا: ''اگر تم چاہتے ہو کہ اُس دن میرے عرش کے سایہ میں رہو جس دن اس کے علاوہ کوئی سایہ نہ ہوگا تو پھر یتیم کے ساتھ رحم دل باپ اور بیوہ کے

ساتھ انتہائی مہربان شوہر کی طرح پیش آؤ۔''

(حلية الاولياء، الحديث ٤٥٢٤، ج٣، ص ٤٢٩)

(۲)......حضرت وہب بن منبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا داؤد علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام نے بارگاہِ ربُّ العزّت میں عرض کی: ''اے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ! جو تیری رضا کے لئے کسی یتیم یا بیوہ کو پناہ دے تو اس کی جزاء کیا ہے؟'' **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا: ''میں اُسے اپنے عرش کے سائے میں اس دن جگہ دوں گا جس دن اُس کے علاوہ کوئی سایہ نہ ہوگا۔'' (حلية الاولياء، الحديث٤٧٠٨، ج٤، ص٤٨)

(۳)......حضرت سیِّدُنا کعب الاحبار رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی: ''اے میرے رب عَزَّوَجَلَّ جو کسی یتیم کو پناہ دے حتی کہ وہ یتیم مستغنی ہو جائے یا کسی محتاج بیوہ کی کفالت کرے اس کی جزاء کیا ہے؟'' **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا: ''میں اُسے اپنی جنت میں ٹھہراؤں گا اور اپنے (عرش کے) سائے میں اس دن جگہ دوں گا جس دن میرے (عرش کے) سائے کے علاوہ کوئی سایہ نہ ہوگا۔''

(حلية الاولياء، الحديث ٧٧١٧، ج٦، ص ٣٨)

(۴)......حضرت سیِّدُنا ابو عمران الجونی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: ''حضرت سیِّدُنا داؤد علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں عرض کی: ''جو تیری رضا کے لئے کسی یتیم یا بیوہ کو سہارا دے اس کی جزاء کیا ہے؟'' **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا: ''اس کی جزاء یہ ہے کہ میں اسے اپنے عرش کے سائے میں اس دن جگہ دوں گا جس دن اس کے علاوہ کوئی سایہ نہ ہوگا۔''

(الزهدلابن المبارك، باب توبة داؤد وذكر الانبياء عليهم السلام، الحديث٤٧٧، ص١٦٤)

(۵)......حضرت سیِّدُ نا جَعْد رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں کہ ہمیں یہ خبر پہنچی ہے کہ حضرت سیِّدُ نا داوٗد علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام نے بارگاہِ الٰہی میں عرض کی: ''جو تیری رضا چاہتے ہوئے کسی یتیم یا بیوہ کو سہارا دے اس کی کیا جزاء ہے؟'' **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا: ''اس کی جزاء یہ ہے کہ میں اسے اپنے عرش کے سائے میں جگہ دوں گا جس دن میرے عرش کے سائے کے علاوہ کوئی سایہ نہ ہوگا۔''

(کتاب الزھد للامام احمد بن حنبل، زھدداؤد علیہ السلام، الحدیث: ۳۶۳، ص ۱۰۵)

پانچویں حدیثِ پاک

خوش اخلاق، جوارِ رحمت میں ہوگا:

حضرت سیِّدُ نا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے حبیب، حبیبِ لبیب صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وآلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: ''**اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کی طرف وحی فرمائی کہ اے میرے خلیل! حُسنِ اخلاق سے پیش آؤ خواہ کفار ہی کیوں نہ ہوں [1]، نیکوں میں داخل ہو جاؤ گے اور بے شک میں نے

---

[1]: کفار کے ساتھ حسنِ سلوک، کفر اور کفر پر مدد واعانت کے علاوہ دیگر معاملات میں ہو سکتا ہے مثلاً مشرک پڑوسی کے ساتھ حق پڑوس کی ادائیگی اور کافر باپ کی غیر کفریہ معاملات میں اطاعت وغیرہ، وگرنہ کفار سے موالات (یعنی میل جول) ناجائز وحرام ہے، چنانچہ، سیدی اعلیٰ حضرت امام اہلسنت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن ارشاد فرماتے ہیں: ''قرآن عظیم نے بکثرت آیتوں میں تمام کفار سے موالات (یعنی میل جول، باہمی اتحاد، آپس کی دوستی) قطعاً حرام فرمائی، مجوس (آگ کے پجاری) ہوں خواہ یہود ونصاریٰ (یہودی وعیسائی) ہوں، خواہ ہُنُود (ہندو) اور سب سے بدتر مُرتدانِ عُنُود (دینِ حق سے بغاوت کرنے والے مرتدین) (**فتاوی رضویہ، ج۱۵، ص۲۷۳**)، ہاں! دنیوی معاملات مثلاً خرید وفروخت وغیرہ (اپنی شرائط کے ساتھ) جس سے دین پر ضرر (نقصان) نہ ہو مرتدین کے علاوہ کسی سے ممنوع نہیں (**فتاوی رضویہ، ج۲۴، ص۳۳۱ ملخّصًا**) مزید تفصیل کے لئے فتاوی رضویہ شریف کے مذکورہ مقامات کا مطالعہ فرمایئے۔

یہ بات لکھ دی ہے کہ جس نے اپنے اخلاق کو ستھرا کیا مَیں اُسے اپنے عرش کے سائے میں جگہ دوں گا، اوراسے حظیرۃ القدس (یعنی جنت) سے سیراب کروں گا اور اپنے جوارِ رحمت کا قرب عطا فرماؤں گا۔'' (المعجم الاوسط ، الحدیث ٦٥٠٦، ج٥، ص ٣٧)

چھٹی حدیثِ پاک

سب سے پہلے سایۂ عرش پانے والے:

اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے مروی ہے، آپ رضی اللہ تعالٰی عنہا فرماتی ہیں کہ حضور نبیٔ پاک، صاحبِ لَوْ لاک، سیّاحِ اَفلاک صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلَّم نے صحابہ کرام رضی اللہ تعالٰی عنہم سے استفسار فرمایا: ''کیا تم جانتے ہو قیامت کے دن سب سے پہلے کن لوگوں کو عرش کا سایہ نصیب ہوگا؟'' صحابہ کرام رضی اللہ تعالٰی عنہم اجمعین نے عرض کی: '' اَللّٰہُ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ یعنی اللہ عزَّوَجلَّ اوراس کے رسول صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلَّم بہتر جانتے ہیں۔'' ارشاد فرمایا: ''وہ لوگ جن کے سامنے حق پیش کیا جاتا ہے تو اس کو قبول کرتے ہیں، جب ان سے سوال کیا جاتا ہے تو عطا کرتے ہیں اور لوگوں کے حق میں فیصلے اس طرح کرتے ہیں جیسا اپنے حق میں فیصلہ کرتے ہیں۔''

(المسند للامام احمد بن حنبل،مسند السیدۃ عائشۃ رضی اللّٰہ عنھا ، الحدیث ٢٤٤٣٣، ج٩، ص ٣٣٦)

ساتویں حدیثِ پاک

نمازِ جنازہ پڑھا کرو:

حضرت سیِّدُنا ابوذر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی ہے کہ نبیٔ مُکَرَّم، نُورِ مُجسَّم، رسولِ اَکرم، شہنشاہِ بنی آدم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلَّم کا فرمان عالیشان ہے: ''نمازِ جنازہ پڑھا کرو یہ

تمہیں غمگین کرے گا اور غمزدہ (بروزِ قیامت) عرش کے سائے میں ہوگا۔“

(المستدرك، كتاب الرقاق، باب ذ رالقبو ر......الخ، الحديث ٨٠١١، ج ٥، ص ٤٧٠)

آٹھویں حدیثِ پاک

عادل بادشاہ کو دھوکہ دینے کا نقصان:

امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے منبر پر خطبہ دیتے ہوئے فرمایا کہ میں نے نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحرو بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: ”عدل وانصاف اور عاجزی کرنے والا بادشاہ زمین پر **اللہ** عَزَّوَجلَّ (کی رحمت) کا سایہ اور اس کا نیزہ ہے پس جس نے بادشاہ کو اپنے اور **اللہ** عَزَّوَجلَّ کے بندوں کے متعلق نصیحت کی (یعنی فائدہ مند باتیں بتائی) **اللہ** عَزَّوَجلَّ اس کا حشر اپنے سایۂ رحمت میں فرمائے گا جس دن اس کے سایۂ رحمت کے علاوہ کوئی سایہ نہ ہوگا اور جس نے بادشاہ کو اپنے اور **اللہ** عَزَّوَجلَّ کے بندوں کے بارے میں دھوکا دیا **اللہ** عَزَّوَجلَّ اس کو قیامت کے دن رسوا کرے گا۔“

(فضيلة العاد لين لابی نعيم اصبهانی، الحديث ١٥، ص ١٦)

نویں حدیثِ پاک

بچے کی موت پر صبر کا اجر:

(۱)......امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا موسیٰ بن عمران علی نبینا وعلیه الصلوٰة والسلام نے بارگاہِ الٰہی عَزَّوَجلَّ میں عرض کی: ”اے میرے رب عَزَّوَجلَّ! جو عورت اپنے بچے کے فوت ہونے پر صبر کرے اس کے لئے کیا جزاء ہے؟“ **اللہ** عَزَّوَجلَّ نے ارشاد فرمایا: ”میں اسے اپنے سایۂ رحمت میں اس دن جگہ دوں گا جس دن اس کے علاوہ کوئی

سایہ نہ ہوگا۔'' (الترغیب فی فضائل الاعمال وثواب ذلك لا بن شاهين ، باب فضل من تبع الجنازة مختصرا،الحديث ۴۰۸، ج ۱، ص ۴۶۲)

(۲)......ایک روایت یوں ہے کہ امیر المؤمنین حضرت سیّدُ نا ابوبکر صدیق اور حضرت سیّدُ نا عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ سیّدُ المبلغین ، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: ''حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں عرض کی: ''اے میرے رب عَزَّوَجَلَّ! جو عورت اپنے بچے کے فوت ہونے پر صبر کرے اس کی جزاء کیا ہے؟'' **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا: ''میں اسے اپنے عرش کے سائے میں رکھوں گا جس دن اس کے علاوہ کوئی سایہ نہ ہوگا۔''

(عمل اليوم و الليلة لابن السنيى ، باب تعزية اولياء الميت ، الحديث ۵۸۷، ص ۱۷۹)

(۳)......ایک روایت اس طرح ہے کہ حضرت سیّدُ نا حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت سیّدُ نا موسیٰ علیہ السلام نے اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں عرض کی: ''اے میرے رب عَزَّوَجَلَّ! جو عورت اپنے بچے کے فوت ہونے پر صبر کرے اس کے لئے کیا جزاء ہے؟'' **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا: ''میں اسے اپنے سایۂ رحمت میں اس دن جگہ دوں گا جس دن اس کے علاوہ کوئی سایہ نہ ہوگا۔''

دسویں حدیثِ پاک

مخلوق پر رحم کی فضیلت:

امیر المؤمنین حضرت سیّدُ نا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے منبر پر خطبہ دیتے ہوئے فرمایا کہ شہنشاہِ خوش خِصال، پیکرِ حُسن وجمال، دافِعِ رنج ومَلال، صاحبِ جُود ونوال، رسولِ بے مثال، بی بی آمنہ کے لال صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم ورضی اللہ تعالیٰ عنہا کا فرمان

ذیشان ہے: ''جسے یہ پسند ہو کہ **اللہ** عَزَّوَجَلّ اسے جہنم کی گرمی سے بچائے اور اپنے عرش کے سائے میں جگہ عطا فرمائے تو وہ مسلمانوں پر سختی نہ کرے اور ان کے ساتھ نرمی سے پیش آئے۔'' (کنز العمال، کتاب الاخلاق ، الحدیث ۵۹۸۲، ج۳، ص ۶۹)

امام ابن حجر علیہ رحمۃ اللہ الاکبر کے چند اشعار:

حضرت شیخ الاسلام علیہ رحمۃ اللہ السَّلام نے آگے بیان کرنے کی عام اجازت دیتے ہوئے چند اشعار کہے ہیں:

وَزِدْمَـعَ ضِـعْفِ سَبْـعَتَيْـنِ اِعَـانَةٌ　　لِاَخْـرَق مَـعْ اَخْـذِلِـحَـقٍ وَبَذْلِـهٖ

وَكُـرْهُ وُضُـوْءٍ ثُـمَّ مَشْىٌ لِمَسْجِدٍ　　وَتَـحْسِيْـنُ خُـلْقٍ ثُـمَّ مَطْعَمُ فَضْلِهٖ

وَكَـافِلُ ذِىْ يُتـمٍ وَاُرْمِلَةٍوَهـتُ　　وَتَـاجُـرُصِـدْقٍ فِـى الْمَقَالِ وَفِعْلِهٖ

وَحُـزْنٌ وَتَـصْبِيْـرٌوَنُـصْحٌ وَرَأْفَةٌ　　تَـرَبَّـعُ بِهَاالسَّبْعَاتُ فِىْ فَيْضِ فَضْلِهٖ

ترجمہ: (۱)......سایۂ عرش پانے والے مزید چودہ افراد یہ ہیں **۱** ناسمجھ کو حق دلا کر اس کی مدد کرنا اور **۲** سوالی کو عطا کرنا۔

(۲)......**۳** دشواری میں وضو کرنا **۴** مسجد کی طرف چلنا **۵** خوش اخلاقی سے پیش آنا اور **۶** بھوکے کو کھانا کھلانا۔

(۳)......**۷** یتیم اور **۸** محتاج کی کفالت کرنے والا **۹** اپنی جوانی کو عبادتِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ میں فنا کرنے والا اور **۱۰** قول وفعل میں سچا تاجر۔

(۴)......**۱۱** غمزدہ **۱۲** بچے کے فوت ہونے پر صبر کرنے والی **۱۳** بادشاہ کو نصیحت کرنے والا اور **۱۴** لوگوں پر نرمی کرنے والا، پس (ماقبل سے مل کر) فضلِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ پانے والے یہ سات کے چار گنا (یعنی اٹھائیس) ہوگئے ہیں۔

(علامہ سیوطی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں) میں کہتا ہوں ''حضرت شیخ الاسلام علیہ

رحمۃ اللہ السلام نے اُم المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی بیان کردہ حدیث پاک میں موجود ایک خصلت کی طرف توجہ نہیں فرمائی (یعنی اشعار میں ذکر نہ کیا) اور وہ یہ ہے کہ ''وہ جو لوگوں کے حق میں اس طرح فیصلہ کرتے ہیں جیسا اپنے حق میں فیصلہ کرتے ہیں۔'' عنقریب اس کا ذکر بھی میرے اشعار میں آئے گا۔''

مُصنّف رحمۃ اللہ علیہ پر ظاہر ہونے والے خصائل کا بیان

(علامہ سیوطی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں) یہاں پر ان خصائل کو بیان کیا جائے گا جو مجھ پر ظاہر ہوئے ہیں۔ چنانچہ،

حضرت سیِّدُنا اَنَس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ سرکارِ والا تَبار، ہم بے کسوں کے مددگار، شفیعِ روزِ شُمار، دو عالَم کے مالک ومختار، حبیبِ پروردگار عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کا فرمانِ ذیشان ہے: ''تین اشخاص بروز قیامت عرش کے سائے میں ہوں گے جس دن اس کے علاوہ کوئی سایہ نہ ہوگا۔ (۱) صلہ رحمی کرنے والا کہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اس کے رزق میں اضافہ فرماتا ہے اور اس کی عمر کو لمبا کرتا ہے (۲) وہ عورت جس کا شوہر فوت ہوگیا اور اس نے صرف یتیم بچے چھوڑے تو وہ عورت کہے کہ ''میں دوسرا نکاح نہیں کروں گی بس اپنے یتیم بچوں کی نگہبانی کروں گی یہاں تک کہ ان کا انتقال ہو جائے یا پھر **اللہ** عَزَّوَجَلَّ ان کو غنی کر دے اور (۳) وہ بندہ جس نے کھانا تیار کیا پس اپنے مہمان کی ضیافت کی اور اس میں خوب اچھی طرح خرچ کیا پھر یتیم اور مسکین کو بلایا اور انھیں **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی رضا کے لئے کھلایا۔''

(فردوس الاخبار، باب الثاء، الحدیث ۲۳۴۹، ج۱، ص ۳۲۲)

ایک روایت میں یوں ہے کہ ''اپنے رشتہ داروں سے صلہ رحمی کرنے اوران پر شفقت کرنے والا اور وہ شخص جس نے بہت اچھا کھانا تیار کیا اور فقراء ومساکین کو بلایا اور انھیں **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی رضا کے لئے کھلایا۔''

اللہ عَزَّوَجَلَّ ہروقت ساتھ ہے:

حضرت سیِّدُنا ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ تاجدارِ رِسالت، شہنشاہِ نُبوت، مَخزنِ جودوسخاوت، پیکرِ عظمت و شرافت، مَحبوبِ رَبُّ العزت، محسنِ انسانیت عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: ''تین شخص قیامت کے دن **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے سایۂ رحمت میں ہوں گے (۱) وہ شخص جس نے کہیں بھی توجہ کی تو یہ یقین رکھا کہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اس کے ساتھ ہے (۲) وہ شخص جسے کوئی عورت اپنی طرف دعوتِ گناہ دے تو وہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے خوف کے باعث اس سے باز رہے (۳) وہ شخص جو لوگوں سے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے لئے محبت کرتا ہے۔''

(فردوس الاخبار، باب الثاء، الحدیث ۲۳۵۰، ج۱، ص۳۲۲)

صاف دل اور پاک کمائی:

حضرت سیِّدُنا فضالہ بن عبید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت سیِّدُنا داوٗد علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام نے بارگاہ ربُّ العزّت میں عرض کی: ''اے میرے رب عَزَّوَجَلَّ! مجھے اپنی مخلوق میں سے اپنے محبوب بندوں کے بارے میں خبر دے تاکہ میں اُن سے تیری خاطر محبت کروں۔'' **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا: ''(۱) وہ بادشاہ جو لوگوں پر رحم کرتا ہے اور لوگوں کے حق میں اس طرح فیصلہ کرے جیسا اپنے حق میں

فیصلہ کرتا ہے (۲) وہ شخص جسے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے مال دیا تو وہ اس کو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی رضا کے حصول اور **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی اطاعت میں خرچ کرے (۳) وہ شخص جس نے اپنی جوانی اور طاقت کو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی عبادت میں فنا کردیا (۴) وہ شخص جس کا دل مساجد کی محبت کی وجہ سے انہی میں لگا رہتا ہے (۵) وہ شخص جو کسی خوبصورت عورت سے ملا پس وہ عورت اُسے اپنے آپ پر قدرت دے تو وہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے خوف کے سبب اس کو چھوڑ دے (۶) وہ شخص جو جہاں بھی ہو یہ یقین رکھے کہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ میرے ساتھ ہے (۷) وہ لوگ جن کے دل صاف اور کمائی پاک ہے وہ میری رضا کے لئے آپس میں محبت کرتے ہیں، مَیں ان کا چرچا کرتا ہوں اور وہ میرا ذکر کرتے ہیں اور (۸) وہ شخص جس کی آنکھیں **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے خوف سے آنسو بہائیں۔''

(الزهد لابن المبارك ،باب توبة داؤد......الخ ، الحديث ٤٧١، ج١،ص ١٦١)

آسمانوں میں شہرت رکھنے والے:

حضرت سیِّدُنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ **اللہ** کے مَحبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیوب عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: ''دنیا میں بھوکے رہنے والے لوگوں کی ارواح کو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ قبض فرماتا ہے اور ان کا حال یہ ہوتا ہے کہ اگر غائب ہوجائیں تو انہیں تلاش نہیں کیا جاتا، اگر موجود ہوں تو پہچانے نہیں جاتے، دنیا میں پوشیدہ ہوتے ہیں مگر آسمانوں میں ان کی شہرت ہوتی ہے، جب جاہل و بے علم شخص انہیں دیکھتا ہے تو ان کو بیمار گمان کرتا ہے جبکہ وہ بیمار نہیں ہوتے بلکہ انہیں **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کا خوف دامن گیر ہوتا ہے، قیامت کے دن یہ لوگ عرش کے سائے میں ہوں گے جس دن اس کے علاوہ کوئی سایہ نہ ہوگا۔''

(مسند فردوس الاخبار،الحديث:١٦٥٩،ج١،ص ٢٣٥)

مذکورہ حدیث پاک کا ایک شاہد وہ ہے جو حضرت سیِّدُ نا معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرفوعًا روایت ہے کہ ''اللہ عَزَّوَجَلَّ کے سب سے زیادہ قریب وہ لوگ ہوں گے جو دنیا میں طویل عرصہ تک بھوک، پیاس اور خوف میں مبتلا رہے، وہ بے عیب اور دنیا والوں سے ایسے پوشیدہ کہ جب حاضر ہوں تو پہچانیں نہ جائیں اور غائب ہوں تو انہیں تلاش نہ کیا جائے۔''

(مسند الحارث ، کتاب الصیام ، باب فضل الصوم ، الحدیث ۳۴۷ ، ج ۱ ، ص ۴۳۲)

(علامہ سیوطی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں) اس حدیث پاک میں سایۂ عرش پانے والوں کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب ترین بندے:

حضرت سیِّدُ نا معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حُسنِ اَخلاق کے پیکر، نبیوں کے تاجور، مَحبوبِ رَبِّ اَکبر عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: ''بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب ترین بندے وہ ہیں جو پرہیز گار اور لوگوں سے ایسے پوشیدہ ہیں کہ اگر غائب ہو جائیں تو انہیں تلاش نہ کیا جائے اور اگر حاضر ہوں تو پہچانے نہ جائیں اور وہ ہدایت کے امام (یعنی نمونے اور مثالیں) اور علم کی کنجیاں (یعنی دروازے) ہوتے ہیں۔''

(حلیۃ الاولیاء ، مقدمۃ الکتاب ، باب بسم اللہ ...الخ ، ج ۱ ، ص ۱۲)

اولاد کو سکھاؤ محبت حضور صلَّی اللہ علیہ وسلَّم کی:

امیر المؤمنین حضرت سیِّدُ نا علی بن ابی طالب کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم سے مروی ہے کہ شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ، صاحبِ معطر پسینہ، باعثِ نُزولِ سکینہ،

فیض گنجینہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: ''اپنی اولاد کو تین باتیں سکھاؤ (۱) اپنے نبی صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلَّم کی محبت (۲) اہل بیت رضوان اللہ تعالٰی علیہم کی محبت اور (۳) تلاوتِ قرآن کیونکہ قرآن پاک پڑھنے والے لوگ، حضرات انبیاء و اصفیاء علیہم السلام کے ساتھ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے سایۂ رحمت میں ہوں گے جس دن اس کے علاوہ کوئی سایہ نہ ہوگا۔'' (الجامع الصغیر، الحدیث ۳۱۱، ص ۲۵)

(علامہ سیوطی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں) میں نے اس حدیث پاک کا ایک عمدہ ''شاہد'' پایا۔ چنانچہ،

بچپن سے بڑھاپے تک تلاوتِ قرآن کریم:

حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی ہے کہ سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب سینہ، باعثِ نُزولِ سکینہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلَّم کا فرمانِ عرش نشان ہے: ''**اللہ** عَزَّوَجَلَّ سات اشخاص کو اس دن اپنے عرش کے سائے میں جگہ عطا فرمائے گا جس دن اُس کے علاوہ کوئی سایہ نہ ہوگا (۱) عادل حکمران (۲) وہ شخص جس سے کوئی جمال و منصب والی عورت ملاقات کرے اور خود کو برائی کے لئے اس پر پیش کرے تو وہ شخص یہ کہے کہ ''میں **اللہ** عَزَّوَجَلَّ سے ڈرتا ہوں جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے۔'' (۳) وہ شخص جس نے چھوٹی عمر میں قرآن پاک سیکھا اور اپنے بڑھاپے تک اس کی تلاوت کرتا رہا (۴) وہ شخص جس نے اپنے سیدھے ہاتھ سے اس طرح صدقہ کیا کہ اس کو اپنے بائیں ہاتھ سے پوشیدہ رکھا (یعنی بائیں ہاتھ کو خبر نہ ہوئی) (۵) وہ شخص جس کا دل مساجد سے محبت کے باعث انہی میں لگا رہے (۶) وہ شخص جو دوسرے شخص سے ملے اور کہے کہ

''میں تم سے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی رضا کے لئے محبت کرتا ہوں اور (۷) وہ شخص جس نے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کا ذکر کیا تو اس کی آنکھوں سے خوفِ خدا عَزَّوَجَلَّ کے سبب آنسو بہہ نکلے۔''

(صحیح البخاری، کتاب الاذان، باب من جلس فی المسجد......الخ ، الحدیث ٦٦٠، ص٥٣، بدون " ورجل تعلم فی صغرہ فھو یتلوہ فی کبرہ" لانہ ذکرہ السیوطی بسندہ)

(علامہ سیوطی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں) اس حدیث پاک میں بیان کردہ تیسری صفت کی جگہ ''بخاری شریف'' میں یہ الفاظ ہیں: ''وہ نوجوان جس نے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی عبادت میں نشو نما پائی۔''

اللہ عَزَّوَجَلَّ سے گفتگو کرتے ہوں گے:

حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبیٔ کریم، رءُوف رحیم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلَّم کا فرمانِ ذیشان ہے: ''تین اشخاص عرش کے سائے میں امن کے ساتھ گفتگو کرتے ہوں گے جبکہ لوگوں کا حساب ہو رہا ہوگا (۱) وہ شخص جسے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے معاملے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت نہ روکے (۲) وہ شخص جو اپنے ہاتھ کو حرام کی طرف نہ بڑھائے اور (۳) وہ شخص جو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی حرام کردہ چیزوں کی طرف نظر نہ کرے۔''

(کنزالعمال، کتاب المواعظ و الرقائق......، الحدیث ٤٣٢٤٦، ج١٥، ص ٣٤٥)

دوسری صفت کا شاھد

بارگاہِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ کے مقربین:

حضرت سیِّدُنا سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ **اللہ** کے

پیارے حبیب، حبیب لبیب عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: ''دنیا میں زہد وتقویٰ اختیار کرنے والے لوگ، کل (بروز قیامت) **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے قرب میں ہوں گے۔'' (الجامع الصغیر ، الحدیث ۳۵۹۷، ص ۲۱۹)

(علامہ سیوطی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں) ''اس حدیث پاک میں عرش کا سایہ پانے والے کی طرف اشارہ موجود ہے۔''

تیسری صفت کا شاھد

مشک وعنبر کے ٹیلوں پر ہوں گے:

حضرت سیِّدُنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبیٔ پاک، صاحبِ لَوْ لاک، سیّاحِ اَفلاک صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: ''**اللہ** عَزَّوَجَلَّ قیامت کے دن ارشاد فرمائے گا: ''کہاں ہیں وہ لوگ جو اپنے کانوں اور آنکھوں کو شیطانی مزامیر سے دور رکھتے تھے؟ ان کو دوسروں سے الگ کردو۔'' پس انہیں مشک وعنبر کے ٹیلوں پر الگ کر دیا جائے گا، پھر **اللہ** عَزَّوَجَلَّ فرشتوں کو حکم فرمائے گا کہ ''ان کو میری تسبیح، تمجید اور تہلیل سناؤ۔'' تو وہ ایسی آواز میں تسبیح بیان کریں گے کہ سننے والوں نے اس جیسی آواز کبھی نہ سنی ہوگی۔''

(الزھد لابن المبارک ، الجزء الرابع ،باب استعماع اللھو ،الحدیث ۴۳، ص ۱۲ مختصرًا)

زنا، رشوت اور سود سے بچنے پر خوشخبری:

حضرت سیِّدُنا ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبیٔ مُکَرَّم، نُورِ مُجَسَّم، رسولِ اَکرم، شہنشاہِ بنی آدم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: ''حضرت موسیٰ بن عمران علیہ السلام نے عرض کی: ''اے میرے رب عَزَّوَجَلَّ! حظیرۃ القدس (یعنی جنت)

میں کون تیرے قرب میں رہے گا اور اس دن کون تیرے عرش کے سائے میں ہوگا جس دن تیرے (عرش کے) سائے کے علاوہ کوئی سایہ نہ ہوگا؟'' **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا: ''یہ وہ لوگ ہیں جن کی آنکھیں کبھی زنا کی طرف نہیں اٹھتیں، وہ اپنے مال میں سود کے طلب گار نہیں ہوتے اور وہ اپنے فیصلوں پر رشوت نہیں لیتے، یہی وہ لوگ ہیں جن کے لئے خوشخبری اور اچھا ٹھکانا ہے۔''

(شعب الایمان، باب فی قبض الید......الخ، الحدیث ۵۵۱۳، ج٤، ص ۳۹۲)

حدیث شریف کا شاھد

حضرت سیِّدُنا اَنس بن مالک رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلَّم کا فرمانِ ذیشان ہے: ''بروزِ قیامت تین اشخاص **اللہ** عَزَّوَجَلَّ سے کلام کرنے کا شرف حاصل کریں گے (۱) وہ شخص جو کبھی دو افراد کے سامنے بھی ریاکاری سے نہیں چلا (۲) وہ شخص جس نے کبھی اپنے دل میں بھی زنا کے بارے میں نہیں سوچا اور (۳) وہ شخص جس کی کمائی میں کبھی سود داخل نہیں ہوا۔''

(حلیۃ الاولیاء، الحدیث ٤٠٢٦، ج۳، ص ۳۰۲)

نمازی اور سایۂ رحمت:

حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبیٔ پاک، صاحبِ لولاک، سیّاحِ افلاک صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: ''**اللہ** عَزَّوَجَلَّ تین اشخاص کو اپنے سایۂ رحمت میں جگہ عطا فرمائے گا جس دن اس کے علاوہ کوئی سایہ

نہ ہوگا(۱)امانت دار تاجر(۲)عادل حکمران اور(۳)دن میں سورج کی رعایت کرنے والا۔''(یعنی وقت میں نماز پڑھنے والا)

(کنز العمال، کتاب المواعظ......الخ،الحدیث ۴۳۲۵۲،ج۱۵،ص۳۴۶)

تیسری خصلت پر ایک حدیث شریف

ماقبل حدیثِ مبارکہ میں تیسری خصلت کی تائید یہ حدیث شریف کرتی ہے جو حضرت سیِّدُنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ:''**اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ بندے وہ ہیں جو سورج اور چاند کی رعایت کرتے ہیں۔''

یہ الفاظ بھی مروی ہیں کہ''اور ستاروں کی رعایت کرتے ہیں اور ذکرِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ کرنے والوں کے لئے (عرش کا) سایہ ہے۔''

(الزهد لابن المبارك،الجزء العاشر،استعنت بالله،الحديث ۱۳۰۴،ص ۴۶۰)

حضرت سیِّدُنا ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ''بے شک **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک محبوب ترین بندے، سورج اور چاند کی رعایت کرنے والے ہیں۔''

(کتاب الزهد للامام احمد بن حنبل،الحديث ۷۷۰،ص۱۶۶)

درود پاک کی کثرت:

حضرت سیِّدُنا اَنَس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ شہنشاہِ خوش خِصال، پیکرِ حُسن وجمال، دافعِ رنج ومَلال، صاحبِ جُودونوال، رسولِ بے مثال صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلَّم کا فرمانِ حقیقت بنیاد ہے:''تین اشخاص **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے عرش کے نیچے ہوں گے جس دن اس کے علاوہ کوئی سایہ نہ ہوگا (۱) وہ شخص جس نے میرے کسی پریشان

امتی کی پریشانی دور کی (۲) وہ شخص جس نے میری سنت کو زندہ کیا اور (۳) وہ شخص جس نے مجھ پر کثرت سے درود پاک پڑھے۔'' (شرح الزرقانی علی مؤطا، کتاب الشعر، باب ماجاء فی المتحابین فی اللہ، تحت الحدیث ۱۸۴۱، ج۴، ص۴۶۹)

حدیث شریف کا شاھد

حضرت سیِّدُنا اَنَس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بارگاہِ رسالت مآب صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم میں عرض کی: ''یارسول اللہ عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم! جنت کی وادیوں میں **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے جوارِرحمت (یعنی قرب) میں کون ہوگا؟'' سرکارِ والا تبار، ہم بے کسوں کے مددگار، شفیعِ روزِ شُمار، دوعالَم کے مالک ومختار، حبیبِ پروردگار عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: ''جو میری سنت کو زندہ کرے اور میرے پریشان امتی کی تکلیف دور کرے گا۔''

عیادت وتعزیت کی فضیلت:

حضرت سیِّدُنا فضیل بن عیاض رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ارشاد فرماتے ہیں: ''مجھے یہ خبر پہنچی ہے کہ حضرت سیِّدُنا موسیٰ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام نے بارگاہِ رب العزت میں عرض کی: ''اے میرے رب عَزَّوَجَلَّ! وہ کون ہے جو تیرے عرش کے سائے میں ہوگا جس دن اُس کے علاوہ کوئی سایہ نہ ہوگا؟'' **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا: ''اے موسیٰ علیہ السلام! وہ لوگ جو مریضوں کی عیادت کرتے ہیں، جنازہ کے ساتھ جاتے ہیں اور کسی کا بچہ فوت ہو جائے اس سے تعزیت کرتے ہیں۔''

(حلیۃ الاولیاء، الحدیث ۴۷۰۶، ج۴، ص۴۸)

(علامہ سیوطی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں)''اس سے معلوم ہوا کہ ان تینوں میں سے ہر ایک خصلت مستقل طور پر سایۂ عرش کا مستحق بنانے والی ہے۔''

حضرت عبدالمجید بن عبدالعزیز اپنے والد رحمہما اللہ تعالیٰ سے روایت کرتے ہیں، وہ فرماتے ہیں:''(ہمارے زمانے میں) کہا جاتا تھا کہ تین اشخاص قیامت کے دن عرش کے سائے میں ہوں گے (۱) مریض کی عیادت کرنے والا (۲) جنازہ کے ساتھ جانے والا اور (۳) جس کا بچہ فوت ہو جائے اس سے تعزیت کرنے والا۔''

(الدر المنثور، تفسیر سورۃ الانعام، ج۳، ص ۲۴۵)

امام ابن ابی الدنیا رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اسی سند کے ساتھ ''کتاب العزاء'' میں اس حدیث پاک کی تخریج فرمائی ہے۔اور اس میں اس بات کی صراحت ہے کہ ان خصائل میں سے ہر خصلت سایۂ عرش کے لئے مستقل استحقاق کی حامل ہے۔اور مریض کی عیادت کے بارے میں تو ایک مرفوع شاہد موجود ہے، چنانچہ،

امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ تاجدارِ رِسالت، شہنشاہِ نُبوت، مَخزنِ جودوسخاوت، پیکرِعظمت وشرافت، مَحبوبِ رَبُّ العزت، محسنِ انسانیت عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کا فرمانِ ذیشان ہے:''قیامت کے دن پکارنے والا پکارے گا،'' کہاں ہیں وہ لوگ جو دنیا میں مریضوں کی عیادت کرتے تھے۔''پس (جب وہ حاضر ہوں گے تو) انہیں نور کے منبروں پر بٹھایا جائے گا جہاں یہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ سے شرفِ کلام حاصل کریں گے جبکہ لوگ حساب دے رہے ہوں گے۔'' (کنز العمال، کتاب الزکاۃ، الحدیث ۱۶۱۸۸، ج۶، ص۱۶۶)

(علامہ سیوطی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں)''اس حدیث پاک میں سایۂ عرش پانے کی طرف اشارہ ملتا ہے۔''

روزہ داروں پر رحمت:

(۱)......حضرت سیِّدُنا مغیث بن سمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ارشاد فرماتے ہیں: ''بروزِ قیامت سورج لوگوں کے سروں سے چند گز کے فاصلے پر ہوگا اور جہنم کے دروازے کھول دیئے جائیں گے، تو اس کی لُو اور سخت گرمی ان کی طرف چلے گی اور جہنم کی تپش ان کی طرف بڑھے گی حتی کہ زمین پر ان کا پسینا بہنے لگے گا جو سڑی ہوئی لاش سے زیادہ بدبودار ہوگا مگر اس وقت روزہ دار عرش کے سائے میں ہوں گے۔''

(الدر المنثور، سورة البقرة، تحت الاية ۱۸۴، ج۱، ص۴۴۲)

(علامہ سیوطی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں) ''یہ ایسی بات ہے جو اپنی رائے سے نہیں کہی جاسکتی۔'' (یعنی یہ مرفوع حدیث پاک کے حکم میں ہے)

(۲)......حضرت سیِّدُنا اَنَس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رحمتِ عالَم، نورِ مجسَّم، شہنشاہ بنی آدم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کا فرمان عالیشان ہے: ''روزے داروں کے منہ سے مشک کی خوشبو آئے گی، بروزِ قیامت ان کے لئے عرش کے سائے میں دسترخوان لگایا جائے گا تو وہ اس سے کھائیں گے جبکہ دوسرے لوگ سختی میں ہوں گے۔''

(موسوعة لامام ابن ابی دنیا، کتاب الجوع، الحدیث ۱۳۹، ج۴، ص ۱۰۲)

(علامہ سیوطی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں) ''اس حدیث پاک میں سائے کی طرف اشارے یا تصریح دونوں کا احتمال ہے۔''

(۳)......حضرت سیِّدُنا اَنَس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ **اللہ** کے محبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیوب عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کا فرمانِ ذیشان ہے: ''بے شک **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے پاس ایک ایسا دسترخوان ہے جس پر ایسی نعمتیں ہیں جنہیں نہ کسی آنکھ

نے دیکھا نہ کسی کان نے سنا نہ کسی انسان کے دل میں خیال گزرا، اس دسترخوان پر صرف روزہ دار ہی بیٹھیں گے۔'' (المعجم الاوسط، الحدیث ۹۴۴۳، ج۶، ص ۴۷۲)

(۴)......حضرت سیِّدُ نا اَنَس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبیٔ کریم، رءُوف رحیم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کا فرمانِ حقیقت بنیاد ہے: ''جب قیامت کا دن ہوگا تو روزے دار اپنی قبروں سے اس حال میں نکلیں گے کہ اپنے روزوں کی خوشبو سے پہچانے جائیں گے، ان کے منہ (کی بو) مشک کی خوشبو سے زیادہ پاکیزہ ہوگی، ان کے لئے مشک کی مہر لگے ہوئے دسترخوان اور کوزے ہوں گے، ان سے کہا جائے گا: ''کھاؤ کہ تم نے دنیا میں بھوک برداشت کی اور پیو کہ تم پیاسے رہے، لوگوں کو (ان کے حال پر) چھوڑ دو، اور تم آرام کرو کہ تم نے (میرے لئے) تھکاوٹ برداشت کی جبکہ لوگ آرام میں تھے، پس روزے دار کھائیں گے اور پئیں گے اور آرام میں ہوں گے جبکہ لوگ حساب، مشقت اور پیاس کی شدت میں ہوں گے۔''

(الدر المنثور، سورۃ البقرہ، تحت الآیۃ ۱۸۴، ج۱، ص ۴۴۲)

(۵)......حضرت سیِّدُ نا ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرفوعاً روایت ہے کہ ''روزے داروں کے لئے عرش کے نیچے ہیرے جواہرات سے مرصع سونے کا دسترخوان بچھایا جائے گا، اس پر جنت کے انواع واقسام کے کھانے، مشروبات اور پھل ہوں گے، پس روزے دار کھائیں گے اور پئیں گے اور لذت حاصل کریں گے جبکہ لوگ حساب کی سختی میں ہوں گے۔''

(الفردوس بماثور الخطاب، الحدیث ۸۸۵۳، ج۵، ص ۴۹۰)

(علامہ سیوطی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں) اُم المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ رضی اللہ تعالٰی عنہا کی بیان کردہ خصلت کے علاوہ مذکورہ احادیث کریمہ سے بیس خصائل حاصل ہوئے تو یہ اکیس ہوگئے۔ اب ان اکیس میں گزشتہ اٹھائیس کو ملایا تو کل انچاس خصائل ہوگئے۔ مَیں نے ان کو ایک نظم کی صورت میں جمع کیا ہے:

وَزِدْمَعَ ضِعْفِ مَنْ يُضِيفُ وَعِزْبَةٌ ... لِاِيْتَامِهَا ثُمَّ الْقَرِيبُ بِوَصْلِهٖ

وَعَلِمَ بِاَنَّ اللّٰهَ مَعَهٗ وَحُبُّهٗ ... لِاِجْلَالِهٖ وَالْجُوْعُ مَعَ اَهْلِ حَبْلِهٖ

وَزُهْدٌ وَ تَفْرِيجٌ وَ غَضٌّ وَ قُوَّةٌ ... صَلَاةٌ عَلَى الْهَادِىْ وَاِحْيَاءُ فِعْلِهٖ

وَتَرْكُ رِبَاسُحْتٍ زِنَاوَرِعَايَةٌ ... لِشَمْسٍ وَحُكْمٌ لِلْاُنَاسِ كَمِثْلِهٖ

وَصَوْمٌ وَتَشْيِيعٌ لِمَيْتٍ عِيَادَةٌ ... فَسَبِّعَ بِهَاالسَّبْعَاتُ يَازَيْنَ اَهْلِهٖ

ترجمہ: (۱)......سایۂ عرش پانے والے مزید افراد یہ ہیں ۱۔ وہ جو مہمان نوازی کرے، ۲۔ اپنے یتیم بچوں کی پرورش کرنے والی پھر ۳۔ صلہ رحمی کرنے والا اقربِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ میں ہوگا۔

(۲)......اور ۴۔ وہ جو یقین رکھے کہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ میرے ساتھ ہے، ۵۔ بندوں سے رضائے الٰہی عَزَّوَجَلَّ کے لئے محبت کرنے والا اور ۶۔ باوجود قدرت کے بھوک برداشت کرنے والا۔

(۳)...... ۷۔ دنیا سے بے رغبتی اختیار کرنے، ۸۔ مسلمانوں سے تکلیف دور کرنے، ۹۔ آنکھوں کی حفاظت کرنے، ۱۰۔ جوانی کو عبادت میں گزارنے، ۱۱۔ حضور نبی کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلَّم پر درود پاک کی کثرت کرنے اور ۱۲۔ سنتوں کو زندہ کرنے والے۔

(۴)...... ۱۳۔ حرام کاموں، ۱۴۔ سود اور ۱۵۔ زنا سے بچنے، ۱۶۔ سورج کی رعایت (یعنی وقت میں نماز ادا) کرنے اور ۱۷۔ اپنے ذاتی فیصلے کی طرح لوگوں کے فیصلے کرنے والے۔

(۵)...... ۱۸۔ روزے رکھنے، ۱۹۔ جنازے کے ساتھ جانے، ۲۰۔ مریض کی عیادت کرنے والے لوگ، پس ۲۱۔ اے اہلِ میت کو تسلی دینے والے! یہ سارے مل کر اکیس ہوگئے۔

حضرت مُصنّف رحمۃ اللہ علیہ کی تحقیق

(علامہ سیوطی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں) ''پھر میں نے اس کا مزید تتبع اور جستجو کی تو عرش کا سایہ دلانے والے دیگر خصائل بھی تلاش کر لئے۔ چنانچہ،

محبتِ مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور سایۂ عرش:

امیر المؤمنین حضرت سیِّدُ نا مولیٰ علی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم سے مروی ہے کہ شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ، صاحبِ معطر پسینہ، باعثِ نُزولِ سکینہ، فیض گنجینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کا فرمانِ بشارت نشان ہے: ''بروز قیامت سب سے پہلے عرش کا سایہ پانے والوں کے لئے خوشخبری ہے۔'' عرض کی گئی: ''یارسول اللہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم! وہ کون لوگ ہیں؟'' آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: ''اے علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ! جو لوگ تمہاری پیروی کرتے اور تم سے محبت کرتے ہیں۔''

(الفردوس بما ثور الخطاب، الحدیث ۳۵۷۶، ج ۲، ص ۳۴۸ بدون قیل......الخ)

سورۃ الانعام اور چالیس ہزار فرشتے:

حضرت سیِّدُ نا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما ارشاد فرماتے ہیں: ''جس نے صبح کی نماز میں ''سورۂ انعام'' کی ابتدائی تین آیات ''یَعْلَمُ مَا تَکْسِبُوْنَ'' تک تلاوت کیں، چالیس ہزار فرشتے اس کی طرف نازل ہوں گے، جن کے اعمال کی مثل اس کے نامۂ اعمال میں اجر لکھا جائے گا اور سات آسمانوں کے اوپر سے ایک فرشتہ نیچے آئے گا جس کے پاس لوہے کا گُرز ہوگا پس اگر شیطان اس کے دل میں کوئی وسوسہ ڈالنا چاہے گا تو وہ فرشتہ اس شیطان کو ایک ضرب لگائے گا جس سے اس شخص

اور شیطان کی درمیان ستّر حجاب (یعنی پردے) حائل ہوجائیں گے، پھر جب قیامت کا دن ہوگا تو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اس سے فرمائے گا: ''اے میرے بندے! میں تیرا رب ہوں، میرے عرش کے سائے میں چل، حوضِ کوثر سے سیراب ہو، نہرِ سَلْسَبِیْل سے غسل کر اور جنت میں بغیر کسی حساب وعذاب کے داخل ہوجا۔''

(الدر المنثور، تفسیر سورۃ الانعام، ج ۳، ص ۲۴۵)

حدیث شریف کے دو شواھد

ستّر فرشتے دعائے مغفرت کرتے ہیں:

(۱)......حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب سینہ، باعثِ نُزولِ سکینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کا فرمانِ مغفرت نشان ہے: ''جس نے نمازِ فجر جماعت سے پڑھی پھر اسی جگہ بیٹھا رہا اور سورۂ انعام کی پہلی تین آیات تلاوت کیں تو **اللہ** تبارک وتعالیٰ اس کے ساتھ ستّر فرشتے مقرر فرمادے گا جو قیامت تک **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی تسبیح بیان کریں گے اور اس شخص کے لئے مغفرت کی دعا کرتے رہیں گے۔'' (روح المعانی، تفسیر سورۃ الانعام، ج۷، ص ۹۸)

(۲)......حضرت سیِّدُنا ابو محمد حبیب بن عیسیٰ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ارشاد فرمایا کہ ''جس نے سورۂ انعام کی ابتدائی تین آیات کی تلاوت کی **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اس کے لئے ستّر ہزار فرشتے بھیجے گا جو قیامت تک اس شخص کے لئے استغفار کرتے رہیں گے اور اِن ملائکہ کے اجر کی مثل اسے اجر دیا جائے گا اور قیامت کے دن **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اسے جنت میں داخل فرمائے گا، اپنے عرش کے سائے میں جگہ عطا فرمائے گا اور جنت کے پھل

کھلائے گا اور وہ شخص حوضِ کوثر سے پئے گا اور نہرِ سَلْسَبِیْل سے غسل کرے گا، **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اس سے ارشاد فرمائے گا: ''میں تیرا رب عَزَّوَجَلَّ ہوں اور تو میرا بندہ ہے۔''

(الد رالمنثور،تفسیر سورۃ الانعام ، ج۳، ص ۲۴۵)

ذکرِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ کی برکتیں:

حضرت سیِّدُ نا وہب بن منبہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ارشاد فرماتے ہیں کہ'' حضرت سیِّدُ نا موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام نے بارگاہِ رب العزت میں عرض کی: ''اے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ ! جو اپنی زبان اور دل سے تیرا ذکر کرے اس کے لئے کیا جزاء ہے؟'' **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا: ''مَیں قیامت کے دن اسے اپنے عرش کے سائے میں جگہ عطا فرماؤں گا اور اسے اپنی رحمت میں رکھوں گا۔''

(الحلیۃالاولیاء ،الحدیث ۴۷۰۵،ج۴، ص ۴۸)

(علامہ سیوطی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں) ''امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اسی کی مثل ایک حدیث، حضرت کعب الاحبار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے۔''

ایک مرفوع شاھد

عاجزی کرنے والوں کی خوش قسمتی:

حضرت سیِّدُ نا سعید بن مسیّب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے حضور نبیٔ کریم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کی: یارسولَ اللہ عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم ! مجھے ان لوگوں کے بارے میں خبر دیجئے جو قیامت کے دن **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے قرب میں ہوں گے۔'' رحمتِ عالم، نورِ مجسَّم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم

نے ارشاد فرمایا: ''**اللہ** عَزَّوَجَلَّ سے ڈرنے، عاجزی کرنے اور **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کا کثرت سے ذکر کرنے والے قربِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ میں ہوں گے۔'' اس نے پھر عرض کی: ''یارسولَ اللہ عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلَّم! کیا یہ لوگ جنت میں سب سے پہلے داخل ہوں گے؟ ارشاد فرمایا: ''نہیں۔'' اس نے عرض کی: ''تو پھر جنت میں سب سے پہلے کون داخل ہوں گے؟'' ارشاد فرمایا: ''فقراء (یعنی غریب لوگ) جنت کی طرف دوسرے لوگوں سے پہلے بڑھ جائیں گے، جنت کے فرشتے ان کی طرف نکل آئیں گے اور ان سے کہیں گے کہ ''حساب کی طرف لوٹ جاؤ (پھر جنت میں آنا)'' وہ کہیں گے: ''ہم کس چیز کا حساب دیں؟ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی قسم! ہمارے پاس مال نہ تھا کہ اسے جمع کر کے رکھتے یا اس میں سے خرچ کرتے اور نہ ہم حاکم تھے کہ انصاف کرتے یا ظلم کرتے بلکہ ہمارے پاس **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کا حکم آیا تو ہم نے اس کی عبادت کی یہاں تک کہ ہمیں موت نے آلیا۔''

(حلیۃ الاولیاء، الحدیث ۱۱۶۸۴، ج۸، ص۱۵۲)

نیکی کی دعوت دینے والے خوش نصیب:

حضرت سیِّدُنا کعب الاحبار رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ''**اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے تورات شریف میں حضرت سیِّدُنا موسیٰ علٰی نبیناوعلیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف وحی فرمائی: ''اے موسیٰ (علیہ السلام)! جس نے نیکی کا حکم دیا، برائی سے منع کیا اور لوگوں کو میری اطاعت کی طرف بلایا تو اسے دنیا اور قبر میں میرا قرب اور قیامت کے دن میرے عرش کا سایہ نصیب ہوگا۔'' (المرجع السابق، الحدیث ۷۷۱۶، ج۶، ص ۳۶)

مُقرَّبینِ بارگاہ کی نشانیاں:

حضرت سیِّدُنا عطاء بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا موسیٰ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں عرض کی: ''اے میرے پروردگار عَزَّوَجَلَّ! مجھے اپنے خاص بندوں کے بارے میں خبر دے جو تیرے مُقرَّبین ہیں اور جنہیں تو اپنے عرش کے سائے میں جگہ عطا فرمائے گا جس دن اس کے علاوہ کوئی سایہ نہ ہوگا؟'' اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا: ''وہ جن کے دل پاک اور ہاتھ (ظلم سے) بری ہیں، جو میری رضا کے لئے آپس میں محبت کرتے ہیں، جب بھی میرا ذکر کیا جاتا ہے تو وہ میرا ذکر کرتے ہیں اور جب وہ میرا ذکر کرتے ہیں تو میں ان کا چرچا کرتا ہوں، دشواری کے وقت کامل وضو کرتے ہیں، میرے ذکر کی طرف اس طرح آتے ہیں جس طرح پرندہ اپنے گھونسلے کی طرف آتا ہے، میری حرام کردہ اشیاء کو حلال ٹھہرانے پر اس طرح غضب کرتے ہیں جس طرح چیتا لڑائی کے وقت غضب کرتا ہے اور میری محبت کے ایسے دلدادہ ہوتے ہیں جس طرح بچہ لوگوں کی محبت کی وجہ سے محبت کرتا ہے۔'' (کتاب الزھد للامام احمد بن حنبل، الحدیث ۳۸۹، ص ۱۱۰)

(علامہ سیوطی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں) ''امام بیہقی علیہ رحمۃ اللہ القوی نے حضرت مالک بن دینار علیہ رحمۃ اللہ الغفّار سے اسی کی مثل ایک روایت بیان کی ہے۔

مسجدوں کو آباد رکھو:

حضرت سیِّدُنا معمر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ قریش کے ایک آدمی نے بیان کیا کہ ''حضرت سیِّدُنا موسیٰ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام نے بارگاہِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ

میں عرض کی......، پھر انہوں نے ماقبل حدیث (جو ابھی اوپر گزری) ذکر کی اور اُس میں اتنا زائد تھا کہ ''وہ جو میری مسجدوں کو آباد کرتے اور صبح کے وقت اِستِغفار کرتے ہیں۔''

(كتاب الزهدلا بن المبارك،الحديث ٢١٦، ص ٧١)

(علامہ سیوطی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں) ''کامل وضو، رضائے الٰہی عَزَّوَجَلَّ کے لئے باہمی محبت، ظلم سے ہاتھوں کو بچانے اور مساجد کو آباد کرنے کے بارے میں بہت ساری احادیث وارد ہوئی ہیں جیسا کہ ماقبل میں گزریں۔ اور یہ تمام روایات اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ ان میں سے ہر ایک خصلت مستقل طور پر سایۂ عرش کا مستحق بنانے والی ہے کہ سب کا تقاضا یہی ہے۔''

دل میں حق اور زبان پر سچ:

حضرت سیِّدُنا ابوادریس عائذ اللہ خولانی علیہ رحمۃ اللہ الوالی فرماتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا موسیٰ کلیم اللہ علٰی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام نے بارگاہِ ربُّ العزت میں عرض کی: ''اے میرے رب عَزَّوَجَلَّ! وہ کون ہے جو تیرے سایۂ رحمت میں ہوگا جس دن اس کے علاوہ کوئی سایہ نہ ہوگا؟'' **اللہ** تبارک وتعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''جن لوگوں کا میں چرچا کرتا ہوں اور وہ میرا ذکر کرتے ہیں اور جو میری رضا کے لئے آپس میں محبت کرتے ہیں پس یہی لوگ میرے عرش کے سائے میں ہوں گے جس دن اُس کے علاوہ کوئی سایہ نہ ہوگا۔'' حضرت سیِّدُنا موسیٰ علٰی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام نے عرض کی: ''اے میرے پروردگار عَزَّوَجَلَّ! حظیرۃ القدس (یعنی جنت) میں تیرے قرب میں کون ہو گا؟'' **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا: ''وہ بندے جن کی آنکھیں زنا کے لئے نہیں اُٹھتیں

(یعنی بدنگاہی نہیں کرتے)۔اپنے مال میں سود نہیں ملاتے ،اپنے فیصلوں پر رشوت نہیں لیتے ، ان کے دلوں میں حق اور ان کی زبانوں پر سچ ہوتا ہے۔''

(حلیة الاولیاء ،الجز العاشر ،خزیمة العابد ، ج ٤، ص ٣١١)

سایۂ عرش میں کس کو دیکھا؟

حضرت سیِّدُ نا عمرو بن میمون رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب حضرت سیِّدُ نا موسیٰ کلیم اللہ علی نبینا وعلیه الصلوة والسلام نے اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کی طرف جلدی کی تو آپ نے ایک شخص کو عرش کے سائے میں دیکھا تو اس کے مقام ومرتبہ پر انہیں بہت رشک آیا اور فرمانے لگے ''یقیناً یہ شخص اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ہاں بزرگی والا ہے۔'' پس آپ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اس کا نام جاننے کے لئے عرض کی تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا: ''بلکہ میں تمہیں اس کا عمل بتاتا ہوں (جس کے سبب اسے یہ مقام ملا) میں نے اپنے بندوں کو اپنے فضل سے جو نعمتیں عطا فرمائی ہیں یہ شخص ان پر حسد نہیں کرتا تھا، چغلی نہیں کھاتا تھا اور اپنے والدین کی نافرمانی نہیں کرتا تھا۔''

(حلیة الاولیاء ،الحدیث ٥١٢١ ،ج ٤،ص ١٦٣)

اطاعتِ والدین،سایۂ عرش کے حصول کا ذریعہ ہے:

حضرت سیِّدُ نا ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے جس وقت حضرت سیِّدُ نا موسیٰ کلیم اللہ علی نبینا وعلیه الصلوة والسلام کو اپنے کلام کا شرف بخشنے کے لئے ''کوہ طور'' پر اپنا قرب عطا فرمایا تو آپ علیہ السلام نے ایک شخص کو عرش کے سائے میں بیٹھے ہوئے دیکھا تو اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں عرض کی: ''اے میرے

پروردگار عَزَّوَجَلَّ! یہ کون ہے؟'' **اللہ** تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''یہ وہ بندہ ہے کہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے بندوں کو اپنے فضل سے جو نعمتیں عطا فرمائی ہیں یہ ان پر حسد نہیں کرتا تھا، اپنے والدین سے اچھا سلوک کرتا تھا اور چغلی نہیں کرتا تھا۔''

(کتاب الدعاء لابی عبدالرحمن محمد بن فضیل،الحدیث ۱۰۲ ،ج ۱،ص ۲۸۰)

حضرت سیِّدُنا عمر و رضی اللہ تعالیٰ عنہ کسی صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، وہ ارشاد فرماتے ہیں کہ ''حضرت سیِّدُنا موسیٰ کلیم اللہ علی نبینا وعلیہ الصلوۃ و السلام نے اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کی طرف جلدی کی تو ایک شخص کو عرش کے نیچے بیٹھے ہوئے دیکھا جس پر آپ علیہ السلام کو تعجب ہوا، آپ علیہ السلام نے عرض کی: ''اے میرے رب عَزَّوَجَلَّ! یہ کون ہے؟'' **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا: ''میں یہ نہیں بتاتا کہ وہ کون ہے، بلکہ اس کی تین صفات کی خبر دیتا ہوں (۱) **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے اپنے فضل سے بندوں کو جو نعمتیں عطا فرمائی ہیں یہ شخص ان پر حسد نہیں کرتا تھا (۲) اپنے والدین کی نافرمانی نہیں کرتا تھا اور (۳) چغلی نہیں کھاتا تھا۔''

(شعب الایمان ،باب فی الاصلاح بین الناس......الخ ، الحدیث ۱۱۱۱۸،ج۷، ص ۴۹۷)

عرش کا نور:

حضرت ابومخارق رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے مرسل روایت ہے کہ ''**اللہ** کے پیارے حبیب، حبیب لبیب عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: ''معراج کی رات عرش کے نور میں نہائے ہوئے ایک شخص کے پاس سے میرا گزر ہوا، میں نے کہا: ''یہ کون ہے؟ کیا کوئی فرشتہ ہے؟'' عرض کی گئی: ''نہیں۔'' میں نے دوبارہ کہا: ''کیا یہ نبی ہیں؟'' عرض کی گئی: ''نہیں۔'' تو میں نے کہا: ''تو پھر یہ شخص کون ہے؟''

عرض کی گئی: ''یہ وہ شخص ہے دنیا میں جس کی زبان ذکرِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ سے تر رہتی تھی، اس کا دل مسجدوں میں لگا رہتا تھا اور اس نے کبھی بھی اپنے والدین کو برا نہیں کہا۔''

(الترغيب والترهيب، كتاب الذكر والدعاء، باب الترغيب فی الاكثار من ذكر ......الخ، الحديث ٢٣٠٠، ج٢، ص ٢٤٢)

مُصنّف رحمۃ اللہ علیہ کے چند اشعار

(علامہ سیوطی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں) مذکورہ روایات سے چودہ خصائل حاصل ہوئے جن کو میں نے اشعار کی صورت میں یوں نظم کیا ہے:

وَزِدْ سَبعَتَینِ الحُبُّ لِلّٰهِ بَالِغاً　　وَتَطهِیرُ قَلْبٍ وَالْغُضُوبُ لِأَجلِهٖ
وَحُبُّ عَلِيٍّ ثُمَّ ذِكرُ إِنَابَةٍ　　وَأَمْرٌ وَنَهْيٌ وَالدُّعَاءُ لِسُبُلِهٖ
وَمَنْ أَوَّلِ الْاَنعَامِ يَقرَأُ غَدَاتَهٗ　　وَمُستَغفِرُ الْأَسحَارِ يَا طِيبَ فِعلِهٖ
وَبِرٌّ وَتَركُ النَّمِّ وَالْحَسَدُ الَّذِی　　يُشِينُ الفَتٰى فَاشكُرْ لِجَامِعِ شَملِهٖ

ترجمہ : (۱)......سایۂ عرش والے مزید چودہ خصائل والے اشخاص یہ ہیں: **۱** اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے محبت کرنا، **۲** دل کو پاک رکھنا اور **۳** (فعلِ حرام دیکھ کر) اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے غصہ کرنا۔

(۲)......**۴** حضرت سیّدنا علی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْهَهُ الْکَرِیْم سے محبت کرنا، **۵** پھر اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ذکر کرنا، **۶** ذکرِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ کی طرف جلدی کرنا، **۷** نیکی کی دعوت دینا، **۸** برائی سے منع کرنا اور **۹** اطاعتِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ کی طرف بلانا۔

(۳)......**۱۰** (نمازِ فجر میں یا اس کے بعد) ''سورۂ انعام'' کی پہلی تین آیات پڑھنے والا اور **۱۱** صبح میں استغفار کرنے والا، اے اپنے کام کو اچھا کرنے والے!

(۳)......**۱۲** والدین سے بھلائی کرنا، **۱۳** چغلی نہ کھانا، اور **۱۴** نوجوان کو عیب لگانے والے حسد کو چھوڑنا۔ پس تو (مذکورہ خصائل پر شامل اس) مضمون کو جمع کرنے والے کا شکریہ ادا کر۔

مُصَنِّف رحمۃ اللہ علیہ کی مزید تلاش وجستجو:

(علامہ سیوطی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں) ''پھر مَیں نے تلاش وجستجو کی تو عرش کا سایہ دلانے والے مزید سات خصائل مل گئے اور یوں یہ پورے 70 ہو گئے۔

حضرت سیِّدُنا عتبہ بن عبد السُّلَمِی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضورنبیِّ پاک، صاحبِ لَوْلاک، سیّاحِ اَفلاک صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: ''راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں قتل ہونے والوں کی تین قسمیں ہیں، ایک وہ مؤمن جو اپنی جان اور اپنے مال کے ساتھ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں جہاد کرے اور دشمن سے خوب لڑے یہاں تک کہ قتل کر دیا جائے تو یہ شہید مُفْتَخِر (یعنی قابلِ فخر) ہے اور وہ عرش کے نیچے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے خیمہ (یعنی قرب) میں ہوگا اور انبیاءِ کرام علیہم الصلوۃ والسلام اس سے درجۂ نبوت (اور نبوت سے متعلق کمالات) میں افضل ہوں گے۔'' (المعجم الکبیر ،الحدیث: ۳۱۱،ج۱۷،ص۱۲۶)

(المسند للامام احمد بن حنبل ، حدیث عبدالرحمن بن قتادہ ، الحدیث ۱۷۶۷۳، ج۶، ص۲۰۵)

حدیث پاک کے شواھد

شہداء کی اقسام اور ان کے فضائل:

(۱)......حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبیِّ مُکَرَّم، نُورِ مُجَسَّم، رسولِ اَکرم، شہنشاہِ بنی آدم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کا فرمانِ ذیشان ہے: ''شہداء کی تین اقسام ہیں (۱) وہ شخص جو اپنے جان و مال کے ساتھ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں خلوص دل سے نکلے، وہ نہ تو لڑائی کا ارادہ رکھتا ہو اور نہ ہی خود قتل ہونا چاہے بلکہ صرف مسلمانوں کی تعداد میں اضافہ کرنا چاہتا ہے پس اگر وہ شخص (طبعی موت) مر جائے یا قتل

ہو جائے تو اس کے تمام گناہ بخش دیئے جائیں گے، اسے عذاب قبر سے محفوظ رکھا جائے گا، وہ بڑی گھبراہٹ سے امن میں ہوگا، حورِ عین (یعنی بڑی آنکھوں والی) سے نکاح کرے گا اور اس کے سر پر وقار اور جنت کا تاج سجایا جائے گا (۲) وہ شخص جو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی رضا طلب کرتے ہوئے اپنے جان و مال کے ساتھ نکلے اور یہ ارادہ رکھتا ہو کہ کفار کو قتل کرے مگر خود شہید نہ ہو پس اگر یہ شخص فوت ہو جائے یا قتل کر دیا جائے تو وہ بارگاہِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ میں حضرت سیِّدُنا ابراہیم خلیل اللہ علیہ الصلوۃ والسلام کے قریب ہوگا اور سچ کی مجلس میں قوت والے بادشاہ کے حضور حاضر ہوگا (۳) وہ شخص جو خالص **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی رضا کے لئے اپنے جان و مال کے ساتھ اس ارادے سے نکلے کہ (کفار کو) قتل کرے اور شہید ہو جائے پس اگر یہ شخص فوت یا شہید ہو جائے تو قیامت کے دن اپنی تلوار بلند کر کے کندھے پر رکھے ہوئے آئے گا جبکہ دیگر لوگ گھٹنوں کے بل بیٹھے یہ کہتے ہوں گے: ''کیا ہمیں جگہ نہیں دی جائے گی۔'' پھر وہ (مذکورہ تینوں اشخاص) عرش کے نیچے موجود نور کے منبروں پر آ کر بیٹھیں گے اور دیکھیں گے کہ لوگوں کے درمیان کس طرح فیصلہ کیا جاتا ہے۔'' (مجمع الزوائد کتاب الجهاد، باب ماجاء فی الشهادة وفضلها، الحديث ٩٥١٢، ج٥، ص ٥٣١)

(۲)......حضرت سیِّدُنا ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا: ''شہداء قیامت کے دن سایۂ عرش کے نیچے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں گنبدوں اور باغات میں ہوں گے۔'' (سير اعلام النبلاء، بزيد بن التسترى، ج٧، ص ٢٢٢)

(۳)......حضرت سیِّدُنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کا فرمانِ

ذیشان ہے: ''قیامت کے دن عرشِ رحمٰن عَزَّوَجَلَّ کے سب سے زیادہ قریب وہ مؤمن ہوگا جسے ظلماً قتل کیا گیا ہوگا، اس کا سر اس کے دائیں جانب اور اس کا قاتل بائیں طرف ہوگا جبکہ اس کی رگوں سے خون بہہ رہا ہوگا اور وہ عرض کرے گا: ''اے میرے رب عَزَّوَجَلَّ! اس سے پوچھ کہ اس نے مجھے کس جرم میں قتل کیا تھا۔''

(المعجم الکبیر ، الحدیث ۱۲۵۹۷، ج ۱۲ ، ص ۸۰)

تعلیمِ قرآن پاک پر مغفرت کی بشارت:

حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے جو مرفوعاً روایت ہے جس میں یہ دعا ہے ''اے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ! (قرآن کریم) سکھانے والوں کی مغفرت فرما، اُن کی عمریں طویل کردے اور ان کو اپنے عرش کے سائے میں جگہ عطا فرما کہ بے شک یہ تیری اتاری ہوئی کتاب (یعنی قرآنِ حکیم) کی تعلیم دیتے ہیں۔''

(الموضوعات، حدیث فی الدعا للمعلمین ، ج ۱، ص ۲۲۱)

حدیث پاک کے شواھد

سونے کے منبر اور چاندی کے گنبد:

حضرت سیِّدُنا ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مرفوعاً روایت ہے کہ ''جب قیامت کا دن ہوگا تو سونے کے منبر رکھے جائیں گے جن پر چاندی کے گنبد ہوں گے، ان میں ہیرے، یاقوت اور زمرد جڑے ہوں گے اور اس کی چادریں باریک اور سبز ریشم کی ہوں گی پس علماء کرام (کَثَّرَھُمُ اللّٰہُ تَعَالٰی) کو بلا کر اُن پر بٹھایا جائے گا پھر **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے ایک منادی ندا دے گا: ''کہاں ہیں وہ جو رضائے الٰہی عَزَّوَجَلَّ کے لئے اُمتِ محمدیہ عَلٰی

صَاحِبِهَا الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام تک علم کی باتیں پہنچاتے تھے، اِن منبروں پر بیٹھو! تم پر کوئی خوف نہیں حتّٰی کہ جنت میں داخل ہو جاؤ۔" (حلیة الاولیاء، الحدیث ١٠٥٩٤، ج٧، ص ٣٠٠)

امام دار قطنی علیہ رحمۃ اللہ القوی کی روایت میں "نور کے منبر" کا ذکر ہے۔

مسلمانوں کے بچے شفاعت کریں گے:

حضرت سیِّدُ نا ابو امامہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی ہے کہ سیِّدُ المبلغین، رَحْمَةٌ لِّلْعٰلَمِیْن صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلَّم کا فرمانِ رحمت نشان ہے: "مسلمانوں کے بچے قیامت کے دن عرش کے سائے میں ہوں گے، وہ شفاعت کریں گے اور اُن کی شفاعت قبول کی جائے گی۔" (کنزالعمال، کتاب القیامة، الحدیث ٣٩٣٠١، ج١٤، ص ٢٠٠)

شہزادۂ رحمتِ عالم صلَّی اللہ علیہ وسلَّم و رضی اللہ تعالٰی عنہ:

حضرت سیِّدُ نا ابن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت ہے کہ انصار کے ایک شخص تھے جن کا ایک بیٹا تھا جو ان کے ساتھ ہی رہتا تھا، ایک دن حضور نبی کریم، رءُوف رَّحیم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلَّم نے ان سے اِستِفسار فرمایا: "کیا تم اس سے محبت کرتے ہو؟" عرض کی: "یا رسول اللہ عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلَّم! جی ہاں اور **اللہ** عَزَّوَجَلَّ آپ سے ایسی ہی محبت فرمائے جیسی میں اس سے محبت کرتا ہوں۔" تو **اللہ** کے پیارے حبیب، حبیبِ لبیب عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: "تمہاری اپنے بیٹے سے جو محبت ہے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اس سے بڑھ کر مجھ سے محبت فرماتا ہے۔" چند دن ہی گزرے تھے کہ اس کے بیٹے کا انتقال ہو گیا، رحمتِ عالم، نورِ مجسم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلَّم نے اس سے ارشاد فرمایا: "کیا تم اس بات سے راضی نہیں کہ تمہارا بیٹا میرے بیٹے

(حضرت) ابراہیم (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کے ساتھ عرش کے سائے میں کھیلتا ہو۔'' اس نے عرض کی: ''کیوں نہیں۔''

(مجمع الزوائد، کتاب الجنائز، باب فیمن مات له واحد، الحدیث ۳۹۹۶، ج۳، ص ۹٤)

مسلمان بچے، سایۂ عرش میں ہوں گے:

حضرت سیِّدُنا اَنَس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرفوعاً روایت ہے، آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ ''قیامت کے دن مسلمانوں کے بچوں کو لایا جائے گا جن کے سینے اُبھرے ہوئے ہوں گے، میدانِ محشر میں ٹھہرنا ان پر سخت گزرے گا تو وہ چلّائیں گے، پس حکم ہوگا: ''اے جبرائیل علیہ السلام! ان کو میرے عرش کے سائے میں لے جاؤ۔'' تو وہ انہیں عرش کے سائے میں لے جائیں گے۔''

(الفردوس بما ثور الخطاب، الحدیث ۸۷۵۹، ج۵، ص ٤٦٢)

نمازِ مغرب کے بعد دو نفل پڑھنے کی فضیلت:

امیرالمؤمنین حضرت سیِّدُنا علی بن ابی طالب کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْهَهُ الْكَرِيْم سے مروی ہے کہ سرکارِ والا تبار، ہم بے کسوں کے مددگار، شفیعِ روزِ شُمار، دو عالَم کے مالک و مختار، حبیبِ پروردگار عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کا فرمانِ خوشبودار ہے: ''جس شخص نے مغرب کی نماز کے بعد دو رکعت ادا کی اور ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد پندرہ مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھی تو وہ قیامت کے دن اس طرح آئے گا کہ کوئی رکاوٹ نہ ہوگی یہاں تک کہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے عرش تک پہنچ جائے گا۔''

(شرح الزرقانی للموطا، کتاب الشعر، باب ماجاء فی المتحابین ...الخ، تحت الحدیث: ۱٤۱۸، ج٤، ص ٤٦۹)

حضرت سیِّدُ نا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ تاجدارِ رِسالت، شہنشاہِ نُبوت، مَخزنِ جودوسخاوت، پیکرِ عظمت و شرافت، مَحبوبِ رَبُّ العزت، مُحسنِ انسانیت عزَّوَجلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: ''شہداء اللہ عزَّوَجلَّ کے قرب میں یاقوت کے منبروں پر عرش کے سائے میں ہوں گے کہ جس دن اس کے علاوہ کوئی سایہ نہ ہوگا۔'' (الجامع الصغیر، الحدیث ٤٩٥٧، ص ٣٠٥)

موتیوں کی کرسیاں:

حضرت خیثمہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُ نا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا گیا کہ حضرت سیِّدُ نا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: ''قیامت کے دن انسان اپنے پسینے میں تیر رہا ہوگا یہاں تک کہ وہ پسینہ اس کی ناک تک پہنچ جائے گا۔'' تو حضرت سیِّدُ نا عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا: ''مؤمنین کے لئے موتیوں کی کرسیاں ہوگی جن پر وہ بیٹھیں گے، اُن پر بادلوں سے سایہ کیا جائے گا اور قیامت کا دن ان کے لئے دن کی ایک ساعت کے برابر یا ایک بار آنکھ جھپکنے کے برابر ہوگا۔'' (حلیۃ الاولیاء، الحدیث ١١٦١٢، ج٨، ص ١٣١)

حضرت سیِّدُ نا عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا: ''قیامت کے دن کی سختیاں بہت زیادہ ہوں گی یہاں تک کہ کفار کو ان کا پسینہ لگام دے رہا ہوگا۔'' ان سے عرض کی گئی: ''تو مؤمنین کہاں ہوں گے؟'' ارشاد فرمایا: ''سونے کی کرسیوں پر ہوں گے اور اُن پر بادل سے سایہ کیا جائے گا۔'' (فتح الباری شرح البخاری، کتاب الرقاق، ج ١١، ص ٣٣٧)

(علامہ سیوطی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں) پھر میں نے دیکھا کہ امام طبرانی علیہ رحمۃ اللہ الوالی نے اپنی کتاب ''الکبیر'' میں اس حدیثِ پاک کے مرفوع ہونے کی صراحت فرمائی ہے۔ چنانچہ،

حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن عَمر و رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ **اللہ** کے محبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیوب عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کا فرمانِ ذیشان ہے: ''بروزِ قیامت لوگ جمع ہوں گے، تو کہا جائے گا: ''اس اُمت کے فقراء اور مساکین کہاں ہیں؟'' تو وہ کھڑے ہو جائیں گے'' پوچھا جائے گا: ''تم نے کیا عمل کیے؟'' وہ عرض کریں گے: ''اے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ! تو نے ہمیں آزمائش میں مبتلا کیا تو ہم نے صبر کیا اور حکمرانی وسلطنت کا والی ہمارے علاوہ دوسروں کو بنا دیا۔'' **اللہ** عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرمائے گا: ''تم نے سچ کہا۔'' یا اسی کی مثل ارشاد فرمائے گا (یہ راوی کا شک ہے) پھر وہ دوسرے لوگوں سے بہت پہلے جنت میں داخل ہو جائیں گے اور حساب کی سختیاں حکمرانوں اور صاحبِ سلطنت لوگوں پر باقی رہ جائیں گی۔'' صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے عرض کی: ''اس دن مؤمنین کہاں ہوں گے؟'' حضور نبی کریم، رء وف رحیم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: ''ان کے لئے نور کے منبر رکھے جائیں گے اور اُن پر بادلوں سے سایہ کیا جائے گا۔''

(صحیح ابن حبان ،باب وصف الجنہ واھلھا ، الحدیث ۷۳۷۶، ج۹، ص ۲۵۳)

حضرت سیِّدُنا سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا: ''سورج قیامت کے دن لوگوں سے بہت زیادہ قریب ہوگا حتّٰی کہ ان کے سروں سے ایک یا دو کمان کے فاصلے پر آجائے گا، اس دن کسی کے بدن پر پھٹے پرانے

کپڑے کا ایک ٹکڑا تک نہ ہوگا۔مگر اس دن کسی مؤمن مرد اور عورت کا سِتر دکھائی نہ دے گا اور نہ ہی اُس دن کسی مؤمن مرد اور عورت کو سورج کی گرمی نقصان پہنچائے گی جبکہ باقی لوگوں۔ یا ارشاد فرمایا- کافروں کو پیسا جائے گا تو اُن کے پیٹ ابلنے اور جوش مارنے کی آوازیں نکالیں گے۔''

(الزهد لابن المبارك ، اول السادس عشر ، الحديث ٣٤٧، ص ١٠٠)

فرامینِ صحابہ رضی اللہ عنہم کی شرح:

(علامہ سیوطی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں) ان آثار یعنی فرامینِ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے ظاہر تو یہی ہوتا ہے کہ قیامت کے دن تمام مسلمان سائے میں ہوں گے، لیکن ہونا یہ چاہئے کہ یہ فضیلت متقی و پرہیزگار مسلمانوں کے ساتھ خاص ہو اور مجھے اس کے متقین کے ساتھ خاص ہونے پر ایک حدیث بھی ملی ہے۔ چنانچہ،

حضرت سیِّدُنا ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حُسنِ اَخلاق کے پیکر، نبیوں کے تاجور، مَحبوبِ رَبِّ اَکبر عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کا فرمان عالیشان ہے: ''**اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے جنّات کو تین اقسام پر پیدا فرمایا ہے (۱) ایک قسم سانپ، بچھو اور زمین کے کیڑے مکوڑے ہے (۲) دوسری قسم فضا میں ہوا کی مانند اڑنے والی ہے اور (۳) تیسری قسم وہ کہ جن پر حساب وعقاب ہوگا۔ اور **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے انسانوں کو بھی تین اقسام پر پیدا فرمایا ہے (۱) ایک وہ کہ جانوروں کی طرح ہیں جن کے بارے میں یہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے: '' **لَهُمْ قُلُوبٌ لَّا يَفْقَهُونَ بِهَا۔۔الآية۔** ترجمۂ کنز الایمان: وہ دل رکھتے ہیں جن میں سمجھ نہیں۔ (پ ۹، الاعراف: ۱۷۹) (۲) دوسرے وہ جن کے جسم تو

بَنی آدم کے اجسام کی طرح ہیں مگران کی روحیں شیاطین کی ارواح کی مثل ہیں اور (۳) تیسرے وہ ہیں جو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے سایۂ رحمت میں ہوں گے جس دن اُس کے علاوہ کوئی سایہ نہ ہوگا۔'' (کنزالعمال، کتاب خلق العالم ، الحدیث ۱۵۱۷۵، ج۶،ص ۵۶)

(علامہ سیوطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مزید فرماتے ہیں) **مذکورہ حدیث پاک سے زیادہ واضح وہ روایت ہے جو حضرت سیِّدُ نا ابوموسیٰ** رضی اللہ تعالیٰ عنہ **سے مروی ہے، آپ** رضی اللہ تعالیٰ عنہ **ارشادفرماتے ہیں: '' سورج (بروزِ قیامت) لوگوں کے سروں کے اوپر ہوگا اور اُن کے اعمال ان پر سایہ کریں گے یا ان کے ساتھ ہوں گے۔''**

(جامع العلوم والحکم ،تحت الحدیث السادس والثلاثون ، ص ۴۲۴)

سوال: اس حدیث پاک سے ظاہر ہوتا ہے کہ سایہ،عرش کا نہیں ہوگا بلکہ بندے کے اعمال کا ہوگا........؟

جواب: قیامت کے دن عرش کے سائے کے علاوہ کوئی سایہ نہیں ہوگا اور اعمال کی طرف سائے کی جو نسبت کی گئی ہے وہ سبب ہونے کے اعتبار سے ہے۔(یعنی ان اعمال کے سبب انہیں عرش کا سایہ نصیب ہوگا۔) رحمۃ اللہ علیہ

امام قرطبی رحمۃ اللہ علیہ کی شرح:

امام قرطبی علیہ رحمۃ اللہ القوی اپنی کتاب ''**التذکرۃ**'' میں حضرت سیِّدُ نا سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فرمان (کوئی مؤمن مرد یا عورت سورج کی گرمی نہ پائے گا) کے تحت فرماتے ہیں کہ '' یہ روایت ظاہری طور پر سارے مؤمنین کے لئے عام ہے، لیکن اس سے مراد کامل الایمان مؤمن ہیں یا وہ جو سایۂ عرش کے لئے کوشش کرے جیسا کہ

حدیث پاک میں ہے: ''سات اشخاص عرش کے سائے میں ہوں گے۔'' اور جیسا کہ ایک روایت میں ہے: ''بندہ اپنے صدقے کے سائے میں ہوگا۔'' اور یوں ہی نیک اعمال بجالانے والے اپنے اعمال کے سائے میں ہوں گے اور یہ تمام عرش کے سائے میں ہوں گے، وَاللّٰهُ اَعْلَم۔''

حضرت مُصنِّف رحمۃ اللہ علیہ کی تحقیق

(علامہ سیوطی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں) ''میں سمجھتا ہوں کہ ابتدائی احادیث مبارکہ جن میں سایۂ عرش کی صراحت ہے انہیں اِن احادیث کے ساتھ ملا دینا چاہئے جن میں سایۂ عرش کی تصریح تو نہیں مگر اس کی طرف واضح اشارہ موجود ہے جیسے نور کے منبر، کرسیوں اور مشک کے ٹیلوں پر بیٹھنے والے، **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کے حضور حاضر ہونے والے، اس کا سب سے زیادہ قرب پانے والے اور قیامت کے دن اس کی حفظ وامان میں رہنے والے۔

اور پھر یہ کہ ان لوگوں کا سایۂ عرش میں ہونا ان احادیث مبارکہ کی وجہ سے ظاہر ہے جن میں ''رضائے الٰہی عَزَّوَجَلَّ کے لئے باہم محبت کرنے والوں، عادل حکمران، روزہ دار، سود وزناء سے بچنے والوں اور عیادت کرنے والوں کا ذکر ہے۔ اور وہ احادیث مبارکہ جن میں سایۂ عرش کی طرف اشارہ ہے انہی میں سے یہ بھی ہیں۔ چنانچہ،

حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت ہے کہ شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ، صاحبِ معطر پسینہ، باعثِ نُزولِ سکینہ، فیض گنجینہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلَّم کا فرمانِ باقرینہ ہے: ''قیامت کے دن تین اشخاص مُشک کے ٹیلوں پر ہوں گے، انہیں اَلْفَزَعُ الْاَکْبَر (یعنی بڑی گھبراہٹ) خوف زدہ نہ کرے گی (۱) وہ شخص جو کسی قوم کی

امامت کرے اور وہ اس سے راضی ہو (۲) وہ شخص جو ہر دن اور رات میں اذان دیتا ہو اور (۳) وہ غلام جو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اور اپنے آقا کا حق ادا کرے۔''

(جامع الترمذی ، ابواب البر و الصلة ،باب ماجاء فی فضل المملوك الصالح ، الحدیث ۱۹۸۶،ص ۱۸۵۱،بدون لا یهولهم الفزع الاکبر)

اَلْفَزَعُ الْاَکْبَر سے بے خوفی:

حضرت سیِّدُ نا ابوسعید خدری اور حضرت سیِّدُ نا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ ہم نے سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب سینہ، باعثِ نُزولِ سکینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: ''قیامت کے دن تین اشخاص سِیاہ مُشک کے ٹیلے پر ہوں گے، انہیں اَلْفَزَعُ الْاَکْبَر (یعنی بڑی گھبراہٹ) خوف زدہ نہیں کرے گی اور نہ ہی ان کا حساب ہوگا (۱) وہ شخص جو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی رضا کے لئے قرآن پڑھے اور کسی قوم کی امامت کرے اور وہ اس سے راضی ہو (۲) وہ شخص جو رضائے الٰہی عَزَّوَجَلَّ کے لئے کسی مسجد میں اذان دے کر لوگوں کو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی طرف بلائے اور (۳) وہ شخص جو دنیا میں غلامی میں مبتلا ہوا مگر غلامی نے اُسے طلبِ آخرت سے دور نہ کیا۔''

(شعب الایمان ،الحدیث ۲۰۰۲ ،ج۲، ص ۳۴۸)

لمبی گردنوں والے:

حضرت سیِّدُ نا ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرفوعاً روایت ہے کہ ''جب قیامت کا دن ہوگا تو سونے کی کرسیاں لائی جائیں گی جو موتیوں اور یاقوت سے جڑی ہوں گی، اس پر باریک اور سبز ریشمی کپڑے بچھے ہوں گے پھر ان پر نور کے گنبد بنائے جائیں گے اور یہ ندا کی جائے گی: ''مؤذنین کہاں ہیں؟'' پس وہ کھڑے ہوں گے

اور اُن کی گردنیں سب سے لمبی ہوں گی ان سے کہا جائے گا: ''اِن گنبدوں کے نیچے ان کرسیوں پر بیٹھ جاؤ یہاں تک کہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ لوگوں کا حساب فرما دے، بے شک آج کے دن تم پر نہ کوئی خوف ہے اور نہ تم غمگین ہو گے۔''

(تاریخ بغداد ،الرقم: ٤٤٨٠ داؤد بن ابراھیم بن داؤد......الخ ،ج٨، ص ٣٧٤)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کے خاص بندے:

(۱)......حضرت سیِّدُ نا ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبیِّ کریم ،رء وف رحیم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: ''بے شک **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے بعض بندوں کو اپنی رضا کے لئے لوگوں کی حاجات پورا کرنے کے لئے خاص کرلیا ہے اور اس نے عہد فرمایا ہے کہ انہیں عذاب نہ دے گا، پھر جب قیامت کا دن ہو گا تو انہیں نور کے منبروں پر بٹھایا جائے گا، وہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ سے ہم کلامی کا شرف پا رہے ہوں گے جبکہ لوگ حساب میں ہوں گے۔''

(فیض القدیر،حرف الھمزہ تحت الحدیث ٢٣٥٠،ج٢،ص ٦٠٥)

(۲)......حضرت سیِّدُ نا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ **اللہ** کے پیارے حبیب، حبیبِ لبیب عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کا فرمانِ ذیشان ہے: ''**اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے کچھ بندے ایسے ہیں کہ لوگ گھبرائے ہوئے اپنی حاجات ان کے پاس لاتے ہیں، یہ بندے قیامت کے دن عذابِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ سے امن میں ہوں گے۔''

(کنز العمال ،کتاب الزکاۃ ، الحدیث ١٦٤٦١،ج٦، ص ١٩٠)

ہجرت کرنے والوں کی شان:

حضرت سیِّدُ نا ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے حضور نبیِّ پاک، صاحبِ لَوْ لاک، سیّاحِ اَفلاک صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کا فرمانِ ذیشان ہے: ''ہجرت

کرنے والوں کے لئے سونے کے منبر ہیں، وہ قیامت کے دن اُن پر بیٹھیں گے اور گھبراہٹ سے امن میں ہوں گے۔''

(فیض القدیر ،حرف الام ، تحت الحدیث ۷۳۵۳، ج ۵، ص ۳۷۳)

علم سے گفتگو اور حلم سے خاموشی:

حضرت سیِّدُ نا سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں: ''سات اشخاص قیامت کے دن **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے سایۂ رحمت میں ہوں گے جس دن اس کے علاوہ کوئی سایہ نہ ہوگا (۱) وہ شخص جو اپنے مسلمان بھائی سے ملاقات کرے اور کہے کہ ''میں **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے لئے تجھ سے محبت کرتا ہوں۔'' اور دوسرا بھی اسی کی مثل کہے (۲) وہ شخص جو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کا ذکر کرے تو خوفِ خدا عَزَّوَجَلَّ سے اس کی آنکھیں اشکبار ہو جائیں (۳) وہ شخص جو اپنے دائیں ہاتھ سے صدقہ کرے تو اُسے بائیں سے چھپائے (۴) وہ شخص جسے کوئی منصب و جمال والی عورت اپنی طرف دعوتِ (گناہ) دے اور وہ کہے کہ ''میں **اللہ** عَزَّوَجَلَّ سے ڈرتا ہوں۔'' (۵) وہ شخص جس کا دل مساجد سے محبت کی وجہ سے انہی میں لگا رہے (۶) وہ شخص جو اوقاتِ نماز کے لئے سورج کی رعایت کرتا ہو (یعنی وقت میں نماز پڑھتا ہو) اور (۷) وہ شخص کہ اگر بولے تو علم کی بات کرے اور اگر خاموش رہے تو حلم کے سبب خاموش رہے۔'' (کتاب الزھد لامام احمد بن حنبل ، الحدیث ۸۱۹، ص ۱۷۳)

حضرت سیِّدُ نا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی مُکَرَّم، نُورِ مُجسَّم، رسولِ اَکرم، شہنشاہِ بنی آدم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کا فرمانِ ذیشان ہے: ''سات اشخاص کو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اپنے عرش کے سائے میں جگہ عطا فرمائے گا جس دن اس کے علاوہ

کوئی سایہ نہ ہوگا (۱)......وہ شخص جس کا دل مسجدوں میں لگا رہے (۲)......وہ شخص جسے کوئی منصب والی عورت دعوتِ (گناہ) دے اور وہ کہے کہ ''میں **اللہ** عَزَّوَجَلَّ سے ڈرتا ہوں۔'' (۳)......وہ شخص جس نے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی حرام کردہ چیزوں سے اپنی آنکھ کو بچایا (۴)......وہ آنکھ جس نے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں پہرا دیا اور (۵)......وہ آنکھ جو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے خوف سے روئے۔''[1]

(جامع الصغیر، الحدیث ٤٦٤٧، ص ٢٨٥)

اختتامِ کتاب:

(علامہ سیوطی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں) ''میں نے ان احادیث مبارکہ سے ان خصائل وخوبیوں کو صاف وواضح کر دیا ہے جن سے سایۂ عرش پانے والوں کی تعداد ستّر 70 بلکہ اس سے بھی زیادہ ہوگئی ہے۔ تو میں نے آخری دو اشعار کہے:

وَزِدُ بَعۡدَ ذَا قَاضِی الۡحَوَائِجِ صَالِحُ ... الۡعَبِیۡدِ وَطِفۡلاً وَالشَّهِیۡدُ بِقَتۡلِهٖ

وَأَمًّا وَتَعۡلِیۡمًا آذَانًا وَهِجۡرَةً ... فَزَادَتۡ عَلَی السَّبۡعِیۡنَ مِنۡ فَیۡضِ فَضۡلِهٖ

ترجمہ: (۱)......اور ان کے بعد دیگر افراد یہ ہیں: ۱لوگوں کی حاجات پوری کرنے والا، ۲نیک غلام، ۳مسلمان بچے ۴دورانِ لڑائی شہید ہونے والا۔

(۲)......۵امامت کرنے والا، ۶قرآن پاک کی تعلیم دینے والا، ۷اذان دینے والا اور ۸ہجرت کرنے والا پس یہ (ما قبل سے مل کر) **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے فضل وکرم سے 70 سے بھی زائد ہو گئے۔

[1]: یہاں صرف پانچ افراد کا بیان ہوا جبکہ ابتداء میں سات کا ذکر تھا۔ ''جامع صغیر'' کی روایت میں باقی دو کا ذکر موجود ہے اور وہ یہ ہیں ''وہ دو اشخاص جو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے لئے باہم محبت کرتے ہیں۔''

اِن کو میرے عرش کے سائے میں کر دو:

حضرت سیِّدُنا اَنَس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم ارشاد فرماتے ہیں کہ ''**اللہ** عَزَّوَجَلَّ قیامت کے دن ارشاد فرمائے گا: ''**لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰه** کہنے والوں کو میرے عرش کے سائے میں کر دو بے شک میں ان سے محبت کرتا ہوں۔''

(١٢٥)......(فردوس الاخبار ،حرف الیاء ، الحدیث ٨١١٥، ج٢، ص ٤٦٠)

رزق میں کشادگی اوردل کی پاگیزگی

فرمانِ مصطفٰے صلَّی اللہ علیہ وسلَّم: (١)...... ''ایک دوسرے کو کھانا بھیجا کرو اس سے تمہارے رزق میں کشادگی (یعنی برکت) ہوگی۔''

(الجامع الصغیر مع فیض القدیر ، الحدیث ٣٣٧٦ ،ج٣ ،ص ٣٥٨)

(٢)...... ''ایک دوسرے کو ہدیہ دیا کرو کہ یہ محبت کو بڑھاتا اور دل کو کینہ سے پاک کرتا ہے۔''

(الجامع الصغیر مع فیض القدیر ، الحدیث ٣٣٧٩ ،ج٣ ،ص ٣٥٩)

(٣)...... ''ایک دوسرے کو تحفہ دو، محبت بڑھے گی اور مصافحہ کرو کینہ دور ہو گا۔''

(الجامع الصغیر مع فیض القدیر ، الحدیث ٣٣٧٤ ، ج٣ ، ص ٣٥٧ بینکم بدله عنکم)

مآخذومراجع

نمبرشمار	کتاب	مصنف/مؤلف	مطبوعہ
1	قرآن مجید	کلام باری تعالیٰ	ضیاء القرآن لاھور
2	کنزالایمان فی ترجمة القرآن	امام احمد رضا خان رحمہ اللہ(م ۱۳۴۰ھ)	ضیاء القرآن لاھور
3	الد رالمنثور فی التفسیر بالماثور	امام جلال الدین السیوطی الشافعی رحمہ اللہ(م ۹۱۱ھ)	دارالفکر
4	تفسیر الطبری	امام محمد بن جریرالطبری رحمہ اللہ (م ۳۱۰ھ)	دارالکتب العلمية
5	تفسیرروح المعانی	شھاب الدین السید محمود الآلوسی رحمہ اللہ (م ۱۲۷۰ھ)	دار التراث العربی
6	صحیح البخاری	امام محمدبن اسماعیل البخاری رحمہ اللہ(م ۲۵۶ھ)	دارالکتب العلمية
7	صحیح مسلم	امام مسلم بن حجاج نیشاپوری رحمہ اللہ(م ۲۶۱ھ)	دار ابنِ حزم
8	سنن ابن ماجه	امام محمد بن یزید القزوینی ابن ماجه رحمہ اللہ (م۲۷۳ھ)	دارالمعرفة بیروت
9	سنن الترمذی	امام محمدبن عیسیٰ الترمذی رحمہ اللہ(م ۲۸۹ھ)	دارالفکر
10	مسند امام احمد بن حنبل	امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ(م ۲۴۱ھ)	دارالفکربیروت
11	المستدرك للحاكم	محمد بن عبد الله الحاكم رحمہ اللہ(م ۴۰۵ھ)	دارالمعرفه بیروت
12	المعجم الکبیر	الحافظ سلیمان بن احمد الطبرانی رحمہ اللہ (م ۳۶۰ھ)	داراحیاء بیروت
13	مصنف عبدالرزاق	امام عبدالرزّاق رحمہ اللہ(م ۲۱۱ھ)	دارالکتب العلمية
14	شعب الایمان	الحافظ احمد بن الحسین البیھقی رحمہ اللہ(م ۴۵۸ھ)	دارالکتب العلمية
15	حلیة الاولیاء	الامام ابو نعیم الاصفھانی رحمہ اللہ(م ۴۳۰ھ)	دارالکتب العلمية
16	کتاب الزھدلابن مبارک	الامام عبد الله بن مبارك المروزی رحمہ اللہ (م ۱۸۱ھ)	دارالکتب العلمية
17	مجمع الزوائد	نورالدین علی بن ابوبکر الھیثمی رحمہ اللہ(م ۸۰۷ھ)	دارالفکر بیروت
18	فتح الباری شرح صحیح البخاری	الحافظ ابن حجرالعسقلانی رحمہ اللہ(م ۸۵۲ھ)	دارالکتب العلمية
19	المعجم الاوسط	الحافظ سلیمان بن احمد الطبرانی رحمہ اللہ (م ۳۶۰ھ)	دارالکتب العلمية
20	الجامع الصغیر	الامام جلال الدین السیوطی رحمہ اللہ(م ۹۱۱ھ)	دارالکتب العلمية
21	المصنف لابن ابی شیبة	الامام عبدالله بن محمد بن ابی شیبة رحمہ اللہ(م ۲۳۵ھ)	دار الفکر بیروت
22	الکامل فی ضعفاء الرجال	الامام ابواحمد عبد الله بن عدی الجرجانی رحمہ اللہ(م ۳۶۵ھ)	دارالکتب العلمية

23	مؤطا امام مالك	امام مالك بن انس رحمه الله (م١٧٩ھ)	دار المعرفة بيروت
24	مجمع الزوائد	الحافظ نور الدين على بن ابو بكر الهيثمى رحمه الله(م٨٠٧ھ)	دار الفكر بيروت
25	كنز العمال	علاء الدين على المتقى الهندى رحمه الله(م ٩٧٥ھ)	دارالكتب العلمية
26	الترغيب والترهيب	اامام زكى الدين عبد العظيم المنذرى رحمه الله(م٦٥٦ھ)	دار الفكربيروت
27	فردوس الاخبارللديلمى	االحافظ شهرويه بن شهر دار الد يلمى رحمه الله (م٥٠٩ھ)	دارالفكربيروت
28	الزهد للامام احمد بن حنبل	امام احمد بن حنبل رحمه الله(م ٢٤١ھ)	دارالغدجديد
29	الاحسان بترتيب صحيح ابن حبان	الحافظ محمد بن حبان رحمه الله(م٣٥٤ھ)	دارالكتب العلمية
30	عمل اليوم والليلة لابن السُّنِّى	احمد بن محمد الدِّينَوَرى المعروف بابن السُّنّى رحمه الله(م٣٦٤ھ)	دار الكتب العربى بيروت
31	فيض القدير شرح الجامع الصغير	علامه محمد عبد الرءُوف المناوى رحمه الله (م١٠٣١ھ)	دارالكتب العلمية
32	التاريخ البغداد	االامام ابو بكر احمد بن على الخطيب البغدادى رحمه الله(م٤٦٣ھ)	دارالكتب العلمية
33	شرح زرقانى للمؤطا	محمد بن عبد الباقى بن يوسف الزرقانى رحمه الله(م١١٢٢ھ)	دارالاحياء التراث
34	الموضاعات	امام ابو الفرج عبدالرحمن بن على بن الجوزى رحمه الله (م٥١٠ـ٥٩٧ھ)	دارالفكربيروت
35	سيراعلام النبلاء	االامام شمس الدين محمد بن احمد الذهبى رحمه الله(م٧٤٨ھ)	دارالفكربيروت
36	جامع العلوم والحكم	ابو الفرج عبدالرحمن بن شهاب الدين رجب الحنبلى البغدادى رحمه الله	دارالكتب العلمية
37	كتاب الدعاء	االحافظ سليمان بن احمد الطبرا نى رحمه الله (م٣٦٠ھ)	دارالكتب العلمية
38	موسوعه لامام ابن ابى الدنيا	الحافظ ابو بكر عبدالله بن محمد بن عبيد ابن ابى الدنى رحمه الله(م٢٨١ھ)	دارالكتب العلمية
39	مسند الحارث	حارث بن اسامه رحمه الله(م ٢٨٢ھ)	المكتبةالشاملة
40	فضيلةالعادلين لابى نعيم اصبهانى	ابو نعيم اصبهانى رحمه الله	المكتبةالشاملة
41	مكارم اخلاق	الحافظ ابو بكر عبدالله بن محمد بن عبيد ابن ابى الدنى رحمه الله(م٢٨١ھ)	دارالكتب العلمية
42	معرفة الصحابه	االامام الحافظ ابو نعيم الاصفهانى رحمه الله(م٤٣٠ھ)	دارالكتب العلمية
43	الترغيب فى فضائل الاعمال وثواب	امام ابن شاهين رحمه الله	المكتبةالشاملة
44	الفتاوى الرضوية	امام احمد رضا خان رحمه الله(م١٣٤٠ھ)	رضافاؤنڈيشن لاهور
45	بهارشريعت	صدرالشريعةمفتى امجدعلى اعظمى رحمه الله(م١٣٦٨ھ)	ضياء القرآن لاهور
46	پردے كے بارے ميں سوال جواب	اميراهلسنت علامه مولينامحمدالياس عطارقادرى دام ظله	مكتبةالمدينة

مجلس المدینۃ العلمیۃ کی طرف سے پیش کردہ قابلِ مطالعہ کتب

﴿شعبہ کُتُبِ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللّٰہ علیہ﴾

(۱) راہِ خداعزوجل میں خرچ کرنے کے فضائل(رَادُّ الْقَحطِ وَالْوَبَاءِ بِدَعْوَةِ الْجِيرَانِ وَمُوَاسَاةِ الْفُقَرَاءِ) (کل صفحات:40)

(۲)دعاء کے فضائل(اَحْسَنُ الْوِعَاءِ لِآدَابِ الدُّعَاءِ مَعَهٗ ذَيْلُ الْمُدَّعَا لِأَحْسَنُ الْوِعَاءِ)(کل صفحات:140)

(۳) عیدین میں گلے ملنا کیسا؟ (وِشَاحُ الْجِيدِ فِيْ تَحْلِيْلِ مُعَانَقَةِ الْعِيْدِ) (کل صفحات:55)

(٤) کرنسی نوٹ کے شرعی احکامات(كِفْلُ الْفَقِيْهِ الْفَاهِمِ فِيْ اَحْكَامِ قِرْطَاسِ الدَّرَاهِمِ)(کل صفحات:199)

(۵)والدین،زوجین اوراساتذہ کے حقوق(اَلْحُقُوقُ لِطَرْحِ الْعُقُوقِ)(کل صفحات:125)

(٦) اعلیٰ حضرت سے سوال جواب(إِظْهَارُ الْحَقِّ الْجَلِيِّ)(کل صفحات:100)

(۷) ولایت کا آسان راستہ(تصورِشیخ)(اَلْيَاقُوتَةُ الْوَاسِطَةُ)(کل صفحات:60)

(۸) شریعت وطریقت(مَقَالُ الْعُرَفَاءِ بِإِعْزَازِ شَرْعٍ وَعُلَمَاءِ) (کل صفحات:57)

(۹) معاشی ترقی کا راز(حاشیہ وتشریح تدبیر فلاح ونجات واصلاح)(کل صفحات:41)

(۱۰) ثبوتِ ہلال کے طریقے(طُرُقُ إِثْبَاتِ هِلَالِ)(کل صفحات:63)

(۱۱) ایمان کی پہچان(حاشیہ تمہیدایمان)(کل صفحات: 74)

عربی کتب: ازامام اہل سنت مجدددین وملت مولانا احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن

(۱۲)كِفْلُ الْفَقِيْهِ الْفَاهِمِ (کل صفحات:74)۔ (۱۳) تَمْهِيْدُ الْإِيْمَان ۔ (کل صفحات:77) (۱۴) اَلْإِجَازَاتُ الْمُتِيْنَة (کل صفحات:62)۔ (۱۵)اِقَامَةُ الْقِيَامَة (کل صفحات:60) (۱٦) اَلْفَضْلُ الْمَوْهَبِيُّ (کل صفحات:46) (۱۷) اَجْلَى الْإِعْلَامِ (کل صفحات:70) (۱۸) اَلزَّمْزَمَةُ الْقَمَرِيَّةِ (کل صفحات:93)

(۱۹،۲۰،۲۱)جَدُّ الْمُمْتَارِ عَلٰى رَدِّالْمُحْتَارِ(المجلد الاول والثانی والثالث)(کل صفحات:570،672،713)

﴿شعبہ اصلاحی کتب﴾

(۲۲) خوفِ خداعزوجل(کل صفحات:160) (۲۳) انفرادی کوشش(کل صفحات:200)

(۲۴) تنگ دستی کے اسباب(کل صفحات:33) (۲۵) فکرِ مدینہ(کل صفحات:164)

(۲٦) امتحان کی تیاری کیسے کریں؟(کل صفحات:32) (۲۷)نماز میں لقمہ کے مسائل(کل صفحات:39)

(۲۸) جنت کی دو چابیاں(کل صفحات:152) (۲۹) کامیاب استاذ کون؟ (کل صفحات:43)

شعبہ تراجمِ کتب

شعبہ درسی کتب

شعبہ تخریج

حضرتِ سیدنا عبداللہ بن مبارک رضی اللہ تعالی عنہ سے پوچھا گیا کہ ''انسان کون ہیں؟'' فرمایا، ''علماء۔'' پھر پوچھا گیا کہ ''بادشاہ کون ہیں؟'' فرمایا، ''آخرت کے لئے دنیا سے روگردانی کرنے والے۔'' پھر پوچھا گیا کہ ''بے وقوف کون ہیں؟'' فرمایا، ''اپنے دین کے بدلے دنیا کمانے والے لوگ۔'' (المحدث الفاصل، ج۱،ص۲۰۵)

عاشقانِ حدیث کی حکایات

ضیائے صدقات

شکر کے فضائل

فیضانِ مزاراتِ اولیاء

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

سُنّت کی بہاریں

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قراٰن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے مہکے مہکے مَدَنی ماحول میں بکثرت سُنّتیں سیکھی اور سکھائی جاتی ہیں، ہر جمعرات مغرب کی نماز کے بعد آپ کے شہر میں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں ساری رات گزارنے کی مَدَنی التجا ہے، عاشقانِ رسول کے مَدَنی قافلوں میں سُنّتوں کی تربیت کے لیے سفر اور روزانہ "فکرِ مدینہ" کے ذریعے مَدَنی اِنعامات کا رسالہ پُر کر کے اپنے یہاں کے ذمّہ دار کو جمع کروانے کا معمول بنا لیجئے، اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کی برکت سے پابندِ سنّت بننے، گناہوں سے نفرت کرنے اور ایمان کی حفاظت کے لیے کُڑھنے کا ذہن بنے گا۔

ہر اسلامی بھائی اپنا یہ ذہن بنائے کہ **"مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے۔"** اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اپنی اِصلاح کی کوشش کے لیے **"مَدَنی اِنعامات"** پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کے لیے **"مَدَنی قافلوں"** میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ

مکتبۃ المدینہ کی شاخیں

- کراچی: شہید مسجد، کھارادر۔ فون: 021-32203311
- لاہور: داتا دربار مارکیٹ، گنج بخش روڈ۔ فون: 042-37311679
- سردار آباد (فیصل آباد): امین پور بازار۔ فون: 041-2632625
- کشمیر: چوک شہیداں، میرپور۔ فون: 058274-37212
- حیدرآباد: فیضانِ مدینہ آفندی ٹاؤن۔ فون: 022-2620122
- ملتان: نزد پیپل والی مسجد، اندرون بوہڑ گیٹ۔ فون: 061-4511192
- اوکاڑہ: کالج روڈ بالمقابل غوثیہ مسجد، نزد تحصیل کونسل ہال۔ فون: 044-2550767
- راولپنڈی: فضل داد پلازہ، کمیٹی چوک، اقبال روڈ۔ فون: 051-5553765
- پشاور: فیضانِ مدینہ گلبرگ نمبر 1، النور اسٹریٹ، صدر۔
- خان پور: دُرانی چوک، نہر کنارہ۔ فون: 068-5571686
- نواب شاہ: چکرا بازار، نزد MCB۔ فون: 0244-4362145
- سکھر: فیضانِ مدینہ، بیراج روڈ۔ فون: 071-5619195
- گوجرانوالہ: فیضانِ مدینہ، شیخوپورہ موڑ، گوجرانوالہ۔ فون: 055-4225653
- گلزارِ طیبہ (سرگودھا): [illegible] فون: 048-6007128

مکتبۃ المدینہ (دعوتِ اسلامی)

فیضانِ مدینہ، محلّہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)

فون: 021-34921389-93 Ext: 1284

Web: www.dawateislami.net / Email: ilmia@dawateislami.net